ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly Badr Qadian
شمارہ ۴
ایڈیٹر محمد حفیظ بقاپوری
نائب ایڈیٹر محمد خورشید احمد انور

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۰ ؍صلح ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں شائع شدہ ۱۶؍ صلح کی رپورٹ مظہر ہے کہ حضور انور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ ۔

● ــــ بذریعہ الفضل اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مورخہ ۱۲؍ صلح (جنوری) کو مرزا مجیب احمد صاحب ابن صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کے ہاں فرزند تولد ہوا ہے نومولود سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا پڑپوتا ہے عزیز نومولود سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی چوتھی نسل کا پہلا بچہ ہے ۔ چونکہ ۱۲؍ جنوری سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کا یوم پیدائش ہے ۔ اس مناسبت سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے عزیز نومولود کا نام محمود احمد تجویز فرمایا ۔ اللہ تعالیٰ عزیز کو لمبی عُمر عطا فرمائے اور خاندان اور جماعت کے لئے موجب صد برکات بنائے آمین ۔

قادیان ۲۰؍ صلح ۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں ۔ الحمد للہ ۔

۴؍ ذیقعدہ ۱۳۸۸ھ ۔ ۲۳؍ صلح ۱۳۴۸ ہش ۔ ۲۳؍ جنوری ۱۹۶۹ء

دارالہجرت ربوہ میں جماعتِ احمدیہ کا ستترواں للّٰہی جلسہ سالانہ

اندرون اور بیرونِ ملک کے دُور دراز علاقوں سے تقریباً ایک لاکھ فدائیوں اور متلاشیانِ حق کا اجتماع !

نصرتِ الٰہی کے عظیم بالشّان نظارے ۔ محبّت و اطاعت اور قربانی و فدائیت کا بے مثال مظاہرہ

ربوہ ۵؍ صلح ــــ جماعت احمدیہ کا خالص تائیدِ حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر مبنی ستترواں سالانہ جلسہ حسب پروگرام ۲۶؍ فتح (دسمبر) ۱۳۴۷ ہش بروز جمعرات پونے دس بجے صبح درد و سوز میں ڈوبی ہوئی عاجزانہ دعاؤں سے شروع ہو کر مسلسل تین روز تک ذکر الٰہی اور انابت اِلی اللہ کے رُوح پرور ماحول میں جاری رہنے کے بعد مورخہ ۲۸؍ فتح ۱۳۴۷ ہش بروز ہفتہ قریباً پانچ بجے شام نہایت درجہ کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا ۔

جلسہ میں شامل ہونیوالوں کی تعداد

جلسہ سالانہ میں شمولیت کی سعادت سے بہرہ ور ہونے کی غرض سے امسال بھی بفضلہ تعالیٰ اندرونِ ملک اور دُنیا کے دُور دراز ممالک سے امام الزّمان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے ہزاروں قسم کی مسافت طے کر کے اور سینکڑوں قسم کی صعوبتیں برداشت کرتے ہوئے قریباً ایک لاکھ اسلام و احمدیت کے فدائی اور متلاشیانِ حق و صداقت دیوانہ وار مرکزِ احمدیت ربوہ میں جمع ہوئے ۔ احباب مشرقی اور مغربی پاکستان کے کونہ کونہ سے ہی نہیں بلکہ انگلستان ، ہالینڈ ، سوئٹزرلینڈ ، سیرالیون ، دوبئی ، کویت ، کینیا ، تنزانیہ ، گھانا ، بھارت اور متعدد دیگر ممالک سے والہانہ طور پر اس عظیم الشان رُوحانی اجتماع میں شرکت کی غرض سے تشریف لائے ۔۔ بیرونی ممالک سے تشریف لانے والے ان کثیر التعداد احباب کی جلسہ گاہ میں موجودگی بجائے خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور سلسلہ احمدیہ کی صداقت کے درخشندہ نشان کی حیثیت رکھتی ہے جو امسال بھی بحمد اللہ تعالیٰ جلسہ کے موقعہ پر بڑی شان کے ساتھ ظہور میں آیا ۔

عاجزانہ دُعاؤں کے ساتھ جلسہ کا بابرکت افتتاح

امسال جلسہ سالانہ کا افتتاح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک نہایت پُر سوز دُعائیہ خطاب اور اجتماعی دُعا کے ساتھ فرمایا ۔ احباب کو جلسہ سالانہ کی عظیم الشان برکات سے فیضیاب ہونے سے متعلق اُن کی اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضور نے فرمایا ہمارا جلسہ کوئی دُنیاوی میلہ نہیں ہے ۔ ہم محض اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر مختلف قسم کی تکالیف اور پریشانیاں اُٹھاتے ہوئے یہاں آکر جمع ہوئے ہیں کہ شاید اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیں یہاں اُس کے حضور کچھ دُعائیں کرنے کی توفیق مل جائے ۔ اور ان دعاؤں کے نتیجہ میں ہماری کمزوریاں مغفرت کی چادر میں ڈھانپی جائیں ۔

حضور نے فرمایا ، یوں تو مومن کی ساری زندگی ہی ایک لحاظ سے بڑی قیمتی ہوتی ہے ۔ کیونکہ یہ اس بات پر ایمان لاتا ہے کہ مَیں جو بھی سانس اس دُنیا میں لوں گا وہ مجھے اُس دنیا میں ابدی زندگی کا وارث بنائے گا لیکن خصوصیت سے ان ایّام کا جبکہ ہم یہاں اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرنے اور اس کا ذکر کرنے کے لئے جمع ہوئے ہیں ہر لمحہ اور ہر لحظہ بڑا ہی قیمتی ہے ۔ پس آپ سب بھائیوں کو چاہیئے کہ ان قیمتی لمحات کو ضائع نہ ہونے دیں ۔ انہیں دُعاؤں اور ذکرِ الٰہی میں مصروف رہ کر اس طرح گذاریں کہ کوئی لمحہ بھی شیطان چھین کر لے جانے میں کامیاب نہ ہو ۔ ہر آن دعاؤں میں مصروف رہیں ۔ باہمی محبت و اخوت کو بڑھائیں ۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اپنے ربّ سے ملنے کی کوشش کریں ۔ اس کے حضور میں دعائیں کرتے ہوئے اس کے سامنے اپنے حالات پیش کریں ۔ اور عرض کریں کہ ہم کمزور ہیں ۔ تُو نے ایک اہم ذمہ داری اسلام کے غلبہ اور توحید کے قیام کی ہم پر ڈالی ہے ۔ تُو اپنے فضل سے ہمیں ایسے افکار اور ایسے منصوبوں اور اُن پر عمل کی توفیق دے کہ جو کام تُو نے ہمارے سپرد کیا ہے کہ ہم ہر سینہ کو تیری توحید اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے بھر دیں ، ہم اس میں کامیاب ہو جائیں ۔

اس مختصر لیکن انتہائی پُر اثر خطاب کے بعد حضور نے بعض دُعائیں جو قرآنی آیات سے ماخوذ تھیں بآوازِ بلند پڑھیں ۔ حضور نے اِن پُر سوز دُعاؤں کے تسلسل میں یہ دُعا بھی پڑھی کہ :-

"ہمارے ربّ ! ہماری کمزوریوں ، سُستیوں ، غفلتوں ، کوتاہیوں ، خطاؤں اور گناہوں نے ہماری نیکیوں کو دبا لیا ہے ۔ مغفرت ، اے ربّ غفور ! مغفرت کی چادر تلے ہمیں چھپا لے ۔ ہمارے ہاتھ نیکیوں کے پھُول اور اعمالِ صالحہ کے ہار تیرے قدموں پر نچھاور کرنے کے لئے نہیں لائے ۔ تہی دست ہم تیرے قدموں پر گرتے اور تجھ سے تیری رحمت کی بھیک مانگتے ہیں ۔"

"اے ہمارے رحمان ! اِن تہی ہاتھوں کو اپنی رحمت سے ید بیضا کر دے ۔ تیرا جمال اور محمدؐ کا حُسن دنیا پر چمکے ۔ اور تُو اُسے روشن تر کر دے ۔ اِن تہی ہاتھوں کو اپنے دستِ قدرت سے پکڑ ۔ تیرا جلال اور محمدؐ کی عظمت دُنیا پر ظاہر ہو ۔ اسلام اور محمدؐ کے مغرور دشمنوں کو سرنگوں اور شرمندہ کر دے ۔"

دِل سے نکلی ہوئی اِن دُعاؤں کے اختتام پر حضور نے اجتماعی دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے ۔ ساتھ ہی ہزاروں ہزار ہاتھ دعا کے لئے اُٹھ گئے ۔ چنانچہ کمال سکوت کے عالم میں پُر سوز اجتماعی دُعا ہوئی ۔ اور اس طرح ہمارے ستترویں جلسہ سالانہ کا افتتاح عاجزانہ دُعاؤں کے درمیان عمل میں آیا ۔

خطبہ جمعہ دوسرے روز یعنی ۲۷؍ فتح کو چونکہ جمعۃ المبارک کا دن تھا اسلئے احباب کو نمازِ جمعہ اپنے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی اقتدا میں ادا کرنے کی

(باقی صــــ پر)

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے رہنما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا ۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۳ صلح ۱۳۴۸ ہش

نیا سفر ہے نئی منزلیں نئی راہیں
نئے چراغ جلاؤ نئے سفر کیلئے

کائناتِ عالم کا نظام بھی کتنا عجیب ہے۔ روز وہی صبح نمودار ہوتی ہے۔ وہی اُجالے، وہی سُورج، رات اپنے آنچل میں ستاروں کے جھرمٹ سئے آتی اور چاند اُسی طرح جگمگاتا آسمان سے طلوع ہوتا ہے۔ مگر کتنے غیر محسوس طور پر۔ یوں کہ وقت کے لمحات لاشعوری طور پر ماہ و سال کے سانچوں میں ڈھل کر ماضی کا رُوپ دھار لیتے ہیں۔ اور اس طرح ہمارا مستقبل حال سے اور حال ماضی سے بدلتا چلا جاتا ہے۔ وقت کی ہمیشہ چلتی رہنے والی گھڑی کے سبک رفتار گریز پا کانٹے ہر آن انسان کو خبردار کرتے رہتے ہیں کہ ؎

غافل تجھے گھڑیال یہ دیتا ہے منادی
گردوں نے گھڑی عمر کی اک اور گھٹا دی!

مگر افسوس عام حالات میں انسان زندگی کے ان بیش قیمت لمحات کی قدر و منزلت کو سمجھتے ہوئے بھی اُنہیں ضائع کردیتا ہے۔ وہ نہیں سوچتا کہ زندگی کا ایک ایک لمحہ اس کی عمرِ عزیز کا حاصل اور سرمایۂ حیات ہے جن سے فائدہ اُٹھانا تو اُس کے اختیار میں ہے۔ مگر بیت جانے کے بعد انہیں لَوٹانا اُس کے بس کا روگ نہیں۔

وقت کتنی بڑی طاقت ہے، اگر اس کا صحیح اندازہ ہم قبل از وقت کرلیں تو کوئی وجہ نہیں کہ بعد میں کفِ افسوس ملنے پر مجبور ہوں۔ مگر ہوتا یہ ہے کہ ہم اس کی قیمت کا احساس اُس وقت کرتے ہیں جب وہ بیش قیمت لمحے بیت چکتے ہیں۔ حضرت اقدس مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ و السلام کیا خوب فرماتے ہیں:۔

"ہمارے دوستوں کو کس نے بتایا کہ زندگی بڑی لمبی ہے۔ موت کا کوئی وقت ہی نہیں کہ کب سر پر ٹوٹ پڑے۔ اِس لئے مناسب ہے کہ جو وقت ملے اُسے غنیمت سمجھیں۔" (ملفوظات جلد اوّل)

وقت جس رفتار سے پیچھے کی طرف بھاگ رہا ہے اس سے کہیں زیادہ سُرعت کے ساتھ معاشی اُصول اور تقاضے بدل رہے ہیں۔ دُنیا کی ترقی یافتہ اقوام کی مساعی پر نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اب ستاروں پر کمندیں پھینکنے میں مشغول ہیں۔ کرۂ ارض کی وسیع فضا بھی اُنہیں راس نہیں آرہی۔ بلکہ ہر آن وہ عالمِ افلاک میں جا آباد ہونے کے خواب دیکھ رہے ہیں۔ اور یہ حالت اُن اقوام کی ہے جن کے سامنے کوئی معیّن لائحہ عمل نہیں۔ کوئی ٹھوس پروگرام نہیں۔ اس کے برعکس وہ قوم جو ایک بلند نصب العین اور بلند مقصد لے کر اٹھی تھی اسکے پاؤں آج اس منزل سے بھی کوسوں پیچھے رہ گئے ہیں جس پر آج سے ایک ہزار سال قبل اس کے اسلاف نے اُسے بٹھایا تھا۔ اُسے ابھی تک باہمی جھگڑوں اور تکفیر بازی کے فتوؤں سے ہی فرصت نہیں مل سکی۔ وہ بھُول گئے ہیں کہ اِسلام کا مقصد صرف قول نہیں بلکہ وہ سراپا عمل ہے۔ وہ اس حقیقت کو نہیں جانتے کہ تاریخ اور فرسودہ رسم و رواج ہمیں اپنا پابند بنا سکتے ہیں مگر وقت کبھی اُن کا مرہونِ منّت نہیں ہو سکتا۔ وہ اپنی منزل کی طرف اُسی طرح گامزن ہے جس طرح ازل سے گامزن تھا۔ وقت کے اِن نئے تقاضوں کا ساتھ نہ دینا ہی انسان کی سب سے بڑی بے وقوفی ہے۔

سمجھدار انسان وہی ہے جس کا آج اس کے گذرے ہوئے کل سے مختلف ہو جبکہ ایک مومن کا مقام اس سے بھی کہیں اعلیٰ و ارفع ہے۔ وہ تو اُس آقا کا پَیرو ہے۔ جس کے لئے مقدر تھا کہ اس کی ہر آخرت اس کی ہر اُولیٰ سے بہتر ہوگی اور جس نے ایک مومن کی علامت ہی یہ بیان فرمائی کہ اس کے دو دِن برابر نہیں ہوسکتے۔ بلکہ اس کا دُوسرا دن اس کے پہلے دِن سے زیادہ ترقیات کا حامل ہوتا ہے۔

اِسلامی تاریخ شاہد ہے کہ دُنیا کے دھارے کو اِدھر سے اُدھر پھینک دینے والی زندگی ہستیاں صرف اور صرف اسی عزم اور استقلال کو پیشِ نظر رکھ کر کارزارِ عمل میں کُود پڑیں کہ ہم نے حوادث اور ناکامیوں کے رُخ اپنے قوتِ بازو سے پھیر دینے ہیں۔ اور بہر صورت وقت کے تقاضوں کو پُورا کرنا ہے۔

بہرحال، خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے ہمیں زندگی کے چمنستان میں ایک اور بہار دیکھنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ ہم، ہاں ہم جو اپنے اسلاف کی روایات کا دم بھرنے والے ہیں اور اُسی عزم و استقلال کو پیشِ نظر رکھ کر میدانِ کارزار میں باطل کے خلاف نبرد آزما ہیں۔ نیا سال جہاں ہمیں اپنی منزل کے قریب تر ہونے کا مُژدہ سُنا رہا ہے وہاں ہمیں یہ دعوت فکر بھی دے رہا ہے کہ ہم نئے تقاضوں کے تحت اپنے آئندہ لائحہ عمل کو مرتب کریں۔ اور اُن کوتاہیوں اور غفلتوں کا ازالہ کریں جو بشری تقاضوں کے تحت ہم سے سرزد ہوئیں۔

پس آیئے! کہ ہم نئے جوش، نئے ولولوں اور نئے عزم کے ساتھ اپنی منزلِ مقصود کو نزدیک تر کھینچ لانے کے لئے پہلے سے بڑھ چڑھ کر ایثار و قربانی کا مظاہرہ کریں۔ ہر آن یہ حقیقت ہماری حوصلہ افزائی کرتی رہے کہ احمدیت یعنی حقیقی اِسلام کی ترقی و کامیابی ایک اٹل تقدیر ہے جو بہر صورت پوری ہو کر رہے گی۔

قضائے آسمان است ایں بہرحالت شود پیدا

خوش قسمت ہیں وہ احباب جو وقت کی اس پُکار پر کان دھرتے ہیں۔ اور جدید تقاضوں کا پُورا پُورا ساتھ دیتے ہیں۔

سالِ نَو ہمارے لئے زندگی کے ایک نئے موڑ کی حیثیت رکھتا ہے۔ جبکہ بیت جانے والا سال ایک ایسے تجربے اور مشاہدے کی طرح ہے جس کے نتائج ہم دیکھ چکے ہیں یا دیکھ رہے ہیں۔ پس آیئے! اِس موڑ پر ہم

(باقی صفحہ پر)

اِسلام اپنے اندر برکات رکھتا ہے

ملفوظات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"دیکھو اور غور سے سُنو! یہ صرف اِسلام ہی ہے جو اپنے اندر برکات رکھتا ہے۔ اور انسان کو مایوس اور نامراد ہونے نہیں دیتا۔ اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ مَیں اس کے برکات اور زندگی اور صداقت کے لئے نمونہ کے طور پر کھڑا ہوں۔ کوئی عیسائی نہیں جو یہ دِکھا سکے کہ اس کا کوئی تعلق آسمان سے ہے۔ وہ نشانات جو ایمان کے نشان ہیں اور مومن عیسائی کے لئے مقرر ہیں کہ اگر پہاڑ کو کہیں تو جگہ سے ٹل جاوے۔ اب پہاڑ تو پہاڑ کوئی عیسائی نہیں جو ایک اُلٹی ہوئی جُوتی کو سیدھا کر دکھا دے۔ مگر مَیں نے اپنے پُر زور نشانوں سے دکھایا ہے اور صاف صاف دکھایا ہے کہ زندہ برکات اور زندہ نشانات صرف اِسلام کے لئے ہیں۔ مَیں نے بیشمار اشتہار دئے ہیں۔ اور ایک مرتبہ سولہ ہزار اشتہار شائع کئے۔ اب اُن لوگوں کے ہاتھ میں بجز اس کے کچھ نہیں کہ جھُوٹے مقدمات کئے اور قتل کے الزام دیئے۔ اور اپنی طرف سے ہمارے ذلیل کرنے کے منصُوبے گانٹھے۔ مگر عزیز خدا کا بندہ ذلیل کیونکر ہوسکتا ہے۔ جس میں ان لوگوں نے ہماری ذلت چاہی۔ اُسی ذلت سے ہمارے لئے عزت نکلی۔ وَذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ۔ دیکھو! اگر کلارک کا مقدمہ نہ ہوتا تو اِبرآء کا الہام کیونکر پورا ہوتا۔ جو مقدمہ سے بھی پہلے سینکڑوں انسانوں میں شائع ہوچکا تھا۔ یہ اِسلام ہی ہے جس کے ساتھ معجزات اور ثبوت ہیں۔ اِسلام دُوسرے چراغ کا محتاج نہیں بلکہ خود ہی چراغ ہے اور اس کے ثبوت ایسے اجلیٰ بدیہیات ہیں کہ اُن کا نمونہ کسی مذہب میں نہیں۔ غرض اِسلام کی کوئی تعلیم ایسی نہ ہوگی جس کا نمونہ موجود نہ ہو۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۴۳ تا ۴۴)

جماعتِ احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۶۸ء کے موقع پر

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی بصیرت افروز افتتاحی تقریر

جلسہ سالانہ کے مبارک ایّام بڑے قیمتی ہیں انہیں دعاؤں میں اور خدا اور اس کے رسول کی باتیں سننے میں گزارو

قرآنِ کریم کی چند نہایت اہم اور جامع دعائیں

مورخہ ۲۶ر ماہ فتح ۱۳۴۷ ہش مطابق ۲۶ر دسمبر ۱۹۶۸ء کو پونے دس بجے صبح حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ربوہ میں جماعتِ احمدیہ کے ستترویں جلسہ سالانہ کا افتتاح کرتے ہوئے جو تقریر فرمائی اس کا مکمل متن افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔ ایڈیٹر

تشہد و تعوّذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

عزیز بھائیو اور بہنو!

السّلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ

مجھے کل سے گلے میں خراش اور نزلے کی تکلیف تھی۔ صبح کے وقت آواز بالکل ہی بیٹھ رہی تھی۔ میں نے صبح کی نماز کے بعد بھی دوستوں کو

دعا کی تحریک

کی تھی۔ بیٹھی ہوئی چیز کو اللہ تعالیٰ کا سہارا ہی کھڑا کر سکتا ہے۔ دوست دعا کریں۔ اور دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہر طرح صحت سے رکھے تاکہ ساری ہی ذمہ داریاں خصوصاً ان ایّام کی بھاری ذمہ داری کو نبھانے کی توفیق ملے۔

اس وقت پہلے تو میں مختصراً اپنے بھائیوں کو ان ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں جو

جلسہ کے بابرکت ایّام

ہم پر ڈالتے ہیں۔ یہ کوئی دنیاوی میلہ یا اکٹھ نہیں ہے۔ نہ ہم دنیا کے کسی لالچ کی خاطر یہاں جمع ہوئے ہیں۔ نہ دنیا کا کوئی خوف ہمیں یہاں آنے سے روک سکا ہے۔ ہم محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ہر قسم کی جسمانی اور بعض ذہنی تکلیفیں اور پریشانیاں اٹھاتے ہوئے بھی یہاں اس لئے آتے ہیں کہ شاید اللہ تعالیٰ ہم سے کچھ ایسی دعائیں کروا لے یا دوسروں کی دعائیں ہمارے حق میں کچھ اس طرح قبول کرلے کہ ہماری کمزوریاں

اس کی مغفرت کی چادر میں

ڈھانپی جائیں اور ہماری حقیر کوششوں کے بہترین نتائج نکلیں اور احسن ثواب اس کی طرف سے ہمیں ملے۔ ان ایّام کا خصوصاً (ویسے تو ساری زندگی کا ہی عموماً) ہر لحظہ اور ہر لمحہ بڑا قیمتی ہوتا ہے۔ میری مراد ایک مومن کی زندگی سے ہے۔ جو اپنے رب پر ایمان لاتا اور اس یقین پر قائم ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لئے جو بھی مخلصانہ سانس میں اس دنیا میں لوں گا وہ مجھے ابدی زندگی کا وارث اس دنیا میں بنائے گا۔ پس ان قیمتی لمحات کو ضائع نہ ہونے دیں۔ کوشش کریں کہ ایک ایک لمحہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی خوشنودی کو حاصل کرنے والا ہو۔ اور ہمارا کوئی لمحہ بھی شیطان رجیم کے لے جانے میں کامیاب نہ ہو۔

دعاؤں میں ہمہ وقت مشغول رہیں

پیار اور محبت کو، باہمی اخوت کو بڑھائیں۔ آپس میں ملیں۔ ایک دوسرے کے حالات پوچھیں اور سب سے زیادہ اپنے رب سے ملنے کی کوشش کریں اور اسے اپنے حالات اور تکلیفیں بتائیں اور عاجزانہ اس کے حضور جھک کے اس سے کہیں کہ اے ہمارے رب ہم بہت ہی کمزور ہیں۔ ایک اہم ذمہ داری غلبۂ اسلام کی تو نے ہم پر ڈالی ہے۔ ہم اپنی طاقتوں اور قوتوں اور استعدادوں اور وسائل اور ذرائع کو جب دیکھتے ہیں تو ہمیں یقین ہو جاتا ہے کہ ہم اپنے مقصد کو حاصل نہیں کر سکیں گے۔ لیکن ان تمام

کمزوریوں اور کوتاہیوں کے باوجود

جب ہم تیری لا انتہا طاقتوں اور تیری قدرتوں اور طاقتوں کا مشاہدہ کرتے ہیں تو پھر ہمیں یقین ہو جاتا ہے کہ باوجود محض نیستی ہونے کے وہ جس سے ہر ہست نمودار ہوا اور وجود پذیر ہوا وہی ہمیں کامیاب کرے گا۔ پس تو ہمیں کامیاب کر۔ ہمیں ایسے اعمال کی توفیق دے کہ جن سے تو ہم سے راضی ہو جائے۔ ایسے افکار، ایسے منصوبے اور ان منصوبوں پر ایسے عمل کی توفیق دے جو کام تو نے ہمارے سپرد کیا ہے کہ

دنیا کے دل میں تیری توحید کو گاڑ دیں

اور ہر سینہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت سے معمور کر دیں۔ ہم اس مقصد میں کامیاب ہو جائیں! ہم یہاں اللہ تعالیٰ کے ارشادات اور احکام اور ہدایتیں سننے کے لئے اور وہ جو حسین تھا ہر رنگ میں، جس کی زبان بھی میٹھی تھی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم۔ آپ کے شیریں بول سننے کے لئے یہاں اکٹھے ہوئے ہیں۔ پس جہاں بھی یہ شیریں آواز اُٹھے وہاں آپ پہنچ جائیں اور غلط قسم کی باتوں میں وقت ضائع کرنے کی بجائے

خدا اور رسول کی باتیں سننے میں اپنا وقت خرچ کریں

اور دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ سمجھ بھی دے اور عمل کی طاقت بھی عطا کرے اور پھر اپنے فضل سے وہ نتیجہ بھی نکالے جو ہمارے دلوں کو بھی مسرور کرے اور وہ بھی خوش ہو کہ اس کے بندے اسی کے بندے بنے شیطان کے بندے نہ بنے

اب میں

کچھ دعائیں

جو قرآن کریم ہی کی ہیں اونچی آواز سے پڑھوں گا۔ آپ آمین کہتے رہیں۔

غور سے سنیں۔ اس کے مطابق خدا کے حضور جھکے رہیں۔ پھر ہم اجتماعی دعا کے ساتھ اپنے اس جلسہ کو جس میں ہم محض اللہ کی رضا کے لئے شامل ہوئے۔ اور جسے محض خدا کی رضا کے لئے منعقد کیا جاتا ہے افتتاح کریں گے۔ اللہ کی برکتیں، اس کے فضل اور اس کی رحمتیں ہر آن اور ہر لحظہ خصوصاً ان دنوں میں بارش کے قطروں سے بھی زیادہ ہم پر برستی رہیں کہ اس کی رحمت اور اس کے فضل اور اس کی برکت کی وسعتوں کا تصور بھی ہمارے دماغ نہیں کر سکتے۔

اے ہمارے ربّ تو ہر نقص سے پاک ہے پیدائش عالم بے فائدہ اور بے مقصد نہیں۔ اے ہمارے رب

ہماری زندگیوں کو بے مقصد بننے سے بچالے

اور اپنے غضب کی آگ سے تو اپنی پناہ میں لے لے۔ اے ہمارے ربّ تیرے نام پر ایک پکارنے والے نے ہمیں پکارا اور تیری رضا کے حصول کے لئے ہم نے اس کو قبول کیا اور اس کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر تیرے نام کی عظمت اور کبریائی کے لئے ہم نے اس کی آواز پر لبیک کہی۔ کس حد تک ہم نے اس عہد بیعت کو نباہا تو ہی بہتر جانتا ہے۔ ہم کمزوریوں کے پتلے ہیں۔ ہماری عاجزانہ پکار کو سن اور ہمارے قصور معاف کر اور ہماری بدیاں ہم سے مٹا دے اور ہمیں اس گروہ میں شامل کر جو تیری نگاہ میں نیک اور پاک ہے۔ اور اے ہمارے ربّ! اے سرچشمۂ عنایات بے پایاں!! تیری طرف سے آنے والی ہر خیر کے ہم بھوکے اور فقیر ہیں۔ اے ہمارے ربّ ہمیں وہ سب کچھ دے جس کا تو نے ہم سے اپنے رسولوں کی زبان پر وعدہ کیا ہے۔ اور جب جزا کا دن آئے تو ہم تیری نظروں میں ذلیل نہ ٹھہریں۔ دیکھنے والے دیکھیں اور سمجھنے والے سمجھیں کہ جو تیری راہ میں دکھ اٹھاتے اور سختیاں جھیلتے ہیں اور جن کو ذلیل کرنے اور ہلاک کرنے میں دنیا کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھتی وہی تیرے پیار کو پاتے ہیں۔ اور عباد اللہ المکرمون میں شامل کئے جاتے ہیں۔ ہم نے کوشش کی کہ ہم تیرے لئے اپنے نفسوں کی خواہشات اور ماحول کی کشش دنیا کی زینت سے کنارہ کش ہو جائیں اور

ہم تیری راہ میں ستائے گئے

اور ذلیل کئے گئے اور ہم نے تیری راہ میں رسوائیاں اٹھائیں اور ماریں کھائیں اور جائدادیں لٹوائیں۔ لیکن ہلاکت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر ہم نے محبت کے اس شعلہ کو اور بھی روشن کیا جو تیرے لئے ہمارے دلوں میں موجزن ہے۔ لیکن یہ تو ہماری سمجھ ہے اور ہو سکتا ہے کہ ہماری سمجھ کا قصور ہو ہم تیرے خوف سے لرزاں ہیں۔ ہماری روح تیرے جلال سے کانپ رہی ہے۔ تیری عظمت اور کبریائی نے ہمارے درخت وجود کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا ہے۔ اے ہمارے رب ہماری کمزوریوں سستیوں، غفلتوں کوتاہیوں، خطاؤں اور گناہوں نے ہماری نیکیوں کو دبا دیا ہے مغفرت! مغفرت!! اے ربّ غفور! مغفرت کی چادر تلے ہمیں چھپالے۔ ہمارے ہاتھ نیکیوں کے پھول اور اعمال صالحہ کے ہار تیرے قدموں پر نچھاور کرنے کے لئے نہیں لا سکے۔ تہی دست تیرے قدموں پر گرتے اور تیری رحمت کی بھیک مانگتے ہیں۔ اے ہمارے رحمٰن! ان تہی ہاتھوں کو اپنی رحمت سے ید بیضا کر دے، تیرا جلال اور محمدؐ کا حسن دنیا پر چمکے اور اسے روشن کرے۔ ان تہی ہاتھوں کو اپنے دست قدرت میں پکڑ

تیرا جلال اور محمدؐ کی عظمت دنیا پر ظاہر ہو

اسلام اور محمدؐ کے مغرور دشمن کا سرنگوں اور شرمندہ کر دے

اے ہمارے رب! ہماری بھول چوک پر ہمیں گرفت نہ کرنا اور ہماری خطاؤں سے درگزر کرنا۔ ہم عاجز اور کمزور بندے ہیں مگر ہیں تو تیرے ہی بندے۔ اے ہمارے ربّ! کبھی ایسا نہ ہو کہ ہم عہد شکن ہو کر ثواب کے کاموں سے محروم ہو جائیں۔ اور عہد شکنی کی سزا تیری طرف سے ہمیں ملے۔ اے ہمارے محبوب! ہم ہمیشہ اپنے عہد پر قائم رہنے کی تجھ سے توفیق حاصل کرتے رہیں اور ہمیشہ ہی تیری رضا ہمارے شامل حال رہے اور تیرے انعامات بے پایاں کا جو سلسلہ اسلام میں جاری ہوا ہے اس کا تسلسل کبھی نہ ٹوٹے۔

اے ہمارے رب! اپنے قہر کی گرفت سے ہمیں محفوظ رکھیو۔ تیرے غصہ کی ہمیں برداشت نہیں۔ تیری گرفت شدید ہے کچل کر رکھ دیتی اور ہلاک کر دیتی ہے۔ ہم عاصی ہیں ہمیں معاف فرما۔ ہم سے گناہ پر گناہ ہوا کوتاہی پر کوتاہی، اپنی رحمت کی وسیع چادر میں ہماری سب کمزوریوں کو چھپالے۔ ہمیں اپنی رحمتوں سے ہمیشہ نوازتا رہ۔ تو ہمارا محبوب آقا ہے۔ تیرے دامن کو ہم نے پکڑا۔ دامن جھٹک کر ہمیں پرے نہ پھینک دینا۔ ہماری پکار کو سن اور اسلام کے ناشکرے منکروں کے خلاف ہماری مدد کو آ۔ اور ان کے شر سے ہمیں محفوظ رکھ۔ اے ہمارے ربّ! تیری راہ میں جو بھی سختیاں اور آزمائشیں ہم پر آئیں ان کے برداشت کی قوت اور طاقت ہمیں بخش۔ اور سختیوں اور آزمائشوں کے میدان میں ہمیں ثبات قدم عطا کر۔ ہمارے پاؤں میں لغزش نہ آئے اور اپنے اور اسلام کے دشمن کے خلاف ہماری مدد کر۔ اور ہماری کامیابیوں کے سامان تو خود اپنے فضل سے پیدا کر دے

اب ہم دعا کر لیتے ہیں اور دعا کے ساتھ اس جلسہ کا افتتاح ہو جائے گا۔

مکرم سیّد فضل کریم صاحب آف کلکتہ کی وفات

قادیان ۱۶ ہجرت۔ افسوس کل صبح مکرم فضل کریم صاحب آف کلکتہ امرتسر کے وی جے ہسپتال میں وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کا جنازہ امرتسر سے قادیان لایا گیا اور بعد تجہیز و تکفین بعد نماز مغرب حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان نے احاطہ مہمان خانہ میں درویشان کی بھاری تعداد سمیت نماز جنازہ پڑھائی۔ بعدہٗ بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے دعا کرائی۔

مرحوم جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کے لئے دیگر احباب جماعت کلکتہ کے ساتھ کلکتہ سے تشریف لا رہے تھے۔ کہ اچانک راستہ میں ہی دل کی تکلیف ہو گئی (اس عارضہ میں مرحوم دیر سے مبتلا چلے آ رہے تھے) چنانچہ فوری طور پر امرتسر ہسپتال میں داخل کیا گیا قادیان میں اطلاع ملنے پر مرحوم کی عیادت اور خبر گیری کے لئے مکرم سید منظور احمد صاحب عامل درویش کو بھیجا گیا۔ جنہوں نے دن رات بڑی مستعدی سے ان کی خدمت کی اور ہر ممکن آرام پہنچانے کی کوشش کی۔ اسی دوران میں مرحوم کے تازہ حالات سے باخبر رہنے کے لئے قادیان سے وقتاً فوقتاً آدمی بھیج کر معلومات حاصل کی جاتی رہیں اور مرکز سلسلہ نے مرحوم کے علاج معالجہ اور دیگر سہولیات دینے کے لئے ہر ممکن کوشش کی گئی۔ لیکن آخر میں خدا تعالیٰ کی منشاء پوری ہوئی۔ مورخہ $\frac{1}{49}$ ۱۵ کی صبح کے پانچ بجے مرحوم اللہ کو پیارے ہو گئے۔ مکرم سید منظور احمد صاحب عامل نے بذریعہ فون و ٹیلیگرام قادیان اطلاع دی جس پر حضرت امیر صاحب مقامی نے مکرم حکیم بدرالدین صاحب عامل جنرل سیکرٹری لوکل انجمن احمدیہ قادیان اور مکرم چوہدری عبدالسلام صاحب سیکرٹری امور عامہ کو فوری طور پر امرتسر بھیجا۔ جو مرحوم کی نعش کو چار بجے سہ پہر لے آئے۔ قادیان میں ہی تجہیز و تکفین عمل میں آئی۔ اور بہشتی قبرستان متصل محلہ ناصر آباد قادیان میں مرحوم کو سپرد خاک کیا گیا۔

مرحوم سلسلہ اور مرکز سے محبت رکھتے تھے اسی لئے باوجود علالت جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کے لئے چل پڑے۔ اور بالآخر اسی نیک مقصد میں اپنا آخری سانس لیا۔ مرحوم کو تبلیغ کے ساتھ غیر معمولی شغف تھا۔ کلکتہ میں ایک انگریزی فرم میں ملازم تھے۔ اپنے افسران اور دیگر کارندوں کے ساتھ اچھے تعلقات رکھتے تھے۔ اور انہیں ہمیشہ حق کی تبلیغ کرتے رہے۔ بڑی اچھی طبیعت کے مالک تھے۔ ہر مجلس میں جلد ہی گھل مل جاتے اور اپنے حسن بیان اور عام معلومات کے سبب سب کی توجہ کو اپنی طرف کھینچ لیتے۔ اردو کے علاوہ بنگلہ اور انگریزی زبان میں گفتگو کا خاص ملکہ رکھتے تھے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے چھوٹی عمر کی اولاد چھوڑی ہے ادارہ بدر مرحوم کی بیوہ اور بچوں اور دیگر اقرباء سے دلی تعزیت کرتا ہے اللہ تعالیٰ سب کو صبر کی توفیق بخشے اور مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ آمین

قسط ۱

خدا کی ہستی کا ثبوت واقعات کی روشنی میں

محمد حفیظ بقاپوری

قادیان کے جلسہ سالانہ میں پہلے روز بتاریخ ۱۶ صلح (جنوری ۱۹۶۹ء) پہلے اجلاس میں عنوان بالا سے جو تقریر کی گئی اس کا مکمل متن حسب ذیل ہے :-

خدا تعالیٰ کائنات کا خالق اور تمام موجودات کی جان ہے۔ خدا ہر جگہ موجود ہے۔ ہر چیز اور ہر حرکت و سکون کو جاننے والا ہر چیز پر قادر ہے۔ خدا کی ہستی سے ثابت تر کوئی اور چیز ثابت نہیں اور اس سے ظاہر تر کوئی اور چیز ظاہر نہیں۔ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ کا وہ مصداق ہے۔ باوجودیکہ ذرہ ذرہ سے اللہ تعالیٰ کی ہستی کا ثبوت مل رہا ہے اور پتہ پتہ سے اس کی ہستی اور اس کی قدرتوں کا ظہور ہو رہا ہے پھر بھی ہر زمانے میں کچھ ایسے لوگ ضرور ہوتے رہے ہیں جو خدا کے وجود اور اس کی ہستی کا انکار کرتے رہے۔

خدا لطیف اور وراء الوراء ہے جسے لوگوں کی مادی آنکھیں دیکھنے سے قاصر ہیں۔ اس لئے جس طرح دیگر غیر مادی عناصر کو ان کی صفات کے ظہور اور اثرات سے ثابت کیا جاتا ہے۔ اسی طرح خدا کی قدرتیں خدا کی ہستی پر زبردست ثبوت ہیں۔ کائنات کا ذرہ ذرہ اس کی ان عظیم قدرتوں پر شاہد ناطق ہے۔

جہاں تک انسان کا تعلق ہے یہ حقیقت ہے کہ خدا کی ہستی پر ایمان ہی سے انسان کے اندر حقیقی اخلاق پیدا ہوتے ہیں۔

- اس کے دل میں نیکی اور بلند کرداری کا صحیح جذبہ ابھرتا ہے
- انسانیت کے جوہر کھلتے اور اس کی قدریں بلند ہوتی ہیں
- انسانوں میں باہمی اخوت اور مساوات کا تعلق قائم ہوتا ہے۔
- اور پُرامن تمدن کی عمارت استوار ہوتی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم نے مدلل رنگ میں خدا کی ہستی پر ہر قسم کے محکم ثبوت اور براہین پیش کئے ہیں۔ اور مختلف پیرایوں اور لطیف انداز میں ان کو اپنے دل میں خدا کی محبت پیدا کرنے کی ترغیب دلائی ہے اور بڑے ہی موثر طریق پر فطرت انسانی کو کس کے لئے ابھارا ہے۔

کہا جاتا ہے کہ یہ زمانہ سائنس کی ترقی اور علوم و فنون کے عروج کا ہے مگر افسوس علوم و فنون کی غیر معمولی ترویج و ترقی انسان کو الحاد اور بے دینی کی طرف لے گئی مگر وہ ذات پاک جو سب سے زیادہ ظاہر و باہر ہے جس کی عظیم قدرتیں پتے پتے میں ظاہر ہو رہی ہیں آج اسی کی ہستی کا انکار کیا جانے لگا ہے۔ محض انکار ہی نہیں بلکہ جدید فلسفہ کے نام پر بے محابا ایسے خیالات پھیلائے جا رہے ہیں جن سے سچے اور حقیقی خدا سے بیزار اور متنفر کیا جا رہا ہے۔ روحانی قدریں جن پر اخلاق فاضلہ کی شاندار عمارت کھڑی ہوتی ہے اور انسان کو حیوان سے امتیاز ملتا ہے سب کی سب مادہ پرستی کی زبردست یورش کے سبب مدھم پڑ گئی ہیں۔

لیکن بھائیو! یہ حالت زیادہ دیر تک نہیں رہ سکتی۔ خدا عظیم قدرتوں کا مالک ہے۔ وہ اپنی زبردست قدرتوں کے ساتھ اپنے وجود کا آپ پتہ دیتا ہے۔ اگرچہ لطیف اور وراء الوراء ہونے کے سبب انسان کی مادی آنکھیں اس کے مشاہدہ سے قاصر ہیں مگر وہ خود آنکھوں تک پہنچتا اور اپنی قادرانہ تجلی سے انا الموجود کا یقین دلاتا ہے ؎

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت
اس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے
خدا پر خدا سے یقیں آتا ہے
وہ باتوں سے ذات اپنی سمجھاتا ہے
اگر وہ نہ بولے تو کیونکر کوئی
یقیں کرکے جانے کہ ہے مخفی

سچے تاریخی واقعات اور روزمرہ کے ذاتی مشاہدات سے بڑھ کر خدا کی ہستی پر اور کوئی واضح اور روشن تر ثبوت ممکن نہیں — ادھر تاریخ عالم ایسے واقعات اور مشاہدات سے بھری پڑی ہے اس لئے وقت کی رعایت سے صرف چند مشہور عالم تاریخی واقعات اور روشن مظاہر قدرت کا ذکر کیا جاتا ہے — جن میں سے ایک ایک واقعہ، ایک ایک مشاہدہ خدا کی ہستی پر زبردست ثبوت پیش کرتا ہے۔

۱

قرآن کریم کے بیان کے مطابق خدا کی ہستی کا ایک واضح ثبوت دنیا کے سامنے ایک حقیقت اور ناقابل جواب چیلنج کی صورت میں یہ ہے :-

يٰاَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ (فاطر آیت ۴)

اے لوگو! خدا کی بے شمار نعمتیں تمہارے شامل حال ہیں۔ ان کی قدر کرو۔ مثلاً اسی پر غور کرلو کہ کیا خدا کے سوا بھی کوئی خالق ایسا ہے جو آسمان و زمین سے تمہیں روزی پہنچا رہا ہے؟ حقیقی خدا کے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ اس لئے اس کو چھوڑ کر تم اور کدھر جاتے ہو

فرمایا کہ خدا خالق ہے اس کے سوا اور کوئی خالق نہیں۔ ہم چیلنج کرتے ہیں کہ اگر کوئی خالق حقیقی ہونے کا دعویدار ہے تو میدان میں آئے —!!

دوسری جگہ فرمایا :-

اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنْ دُوْنِهٖ

یعنی خالق ہونے کا مطلق دعوٰے کافی نہیں بلکہ جو خالق ہے وہ اپنی تخلیقات بھی پیش کرے اور واقعاتی ثبوت دے کہ صفت خلق میں اسے اس اس طرح کی دسترس حاصل ہے۔ تب ہاتھ کنگن کو آرسی کیا۔ دنیا خود مشاہدہ کرلے گی کہ حقیقت کیا ہے؟

اس بات کو مزید واضح کرتے ہوئے سورت الحج میں آیت نمبر ۷۴ میں کہا :-

يٰاَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ يَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ وَاِنْ يَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْئًا لَّا يَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ ۝ مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ

اے لوگو ایک لطف کی بات سنو سچا خدا تو وہ ہے جو سب چیزوں کا خالق ہے۔ سب کائنات نے اسی سے وجود پایا اس خدا کو چھوڑ کر جن ہستیوں کو تم خدائی منصب پر سمجھتے ہو ان کی بے بضاعتی اسی سے ظاہر ہے کہ وہ سب مل کر ایک مکھی کو پیدا کرنے کی طاقت نہیں رکھتے نہ صرف یہ بلکہ اگر یہی حقیر سا کیڑا (مکھی) ان سے کچھ چھین لے جائے تو اس سے چھڑا لینے کی ہمت نہیں پاتے۔ اسی سے اندازہ کرلو کہ طالب و مطلوب دونوں ہی کیسے کمزور، بے بس اور عاجز ہیں — اور خدا تو قوی اور عزیز ہے۔ ؎

یہاں قدرت وہاں درماندگی فرق نمایاں ہے

پس خدا کا خالق الاشیاء ہونا اور صفت خلق میں کسی کا مقابل پر نہ آسکنا خدا کی ہستی کا ایک زبردست واقعاتی ثبوت ہے!!

اس بات کو ذرا اور واضح کرتے ہوئے سورت الواقعہ آیت نمبر ۵۸ میں فرمایا :-

نَحْنُ خَلَقْنٰكُمْ فَلَوْلَا تُصَدِّقُوْنَ

ہم نے تم کو پیدا کیا۔ پھر اس کو سچ کیوں نہیں جانتے — یعنی یہ دعوٰی بالکل سچا اور حقیقت پر مبنی ہے۔ اس کو مانے بغیر تمہارے لئے کوئی چارہ نہیں۔ اس بات کا کیا ثبوت ہے معاً بعد فرمایا :-

اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗ اَمْ نَحْنُ الْخٰلِقُوْنَ

تم اپنے مادہ منویہ یعنی سپرم پر ہی غور کرلو۔ رحم مادر میں اندرونی پُرحکمت پیچ در پیچ تغیرات کو جانے دو۔ صرف اس کی ابتدائی حالت پر غور کرو۔ بتاؤ کیا ابتدائی سٹیج پر تم اس کے خالق ہو؟ یا قدرت الٰہیہ؟ آج سائنس نے بڑی ترقی کی مصنوعی طریق سے پچکاری کے ذریعہ مادہ جانور میں سپرم داخل کرکے نسل کشی کا طریق نکالا اس پر سائنسدان بغلیں بجاتے پھرتے ہیں کہ بڑا میدان مار لیا۔ مگر کلام اللہ انہیں ابتدائی مرحلہ پر ہی پکڑتا ہے کہ اچھا بتاؤ اس سپرم اور مادہ تولید کو تم نے پیدا کیا ہے یا قدرت حق نے۔ جب تک نیا بنایا مادہ تولید نر سے حاصل نہیں کر لیتے تمہاری سائنس ایک قدم آگے چل نہیں سکتی اور تمہارا سارا کام ٹھپ ہو جاتا ہے

(ب) اسی بات کا ایک اور پہلو سنئے :-

خدا کی ذات جس طرح خالق ہے اور اس صفت میں کوئی اس کا شریک نہیں اس سے اس کی ہستی کا ثبوت ملتا ہے۔ اسی طرح موت بھی اس کے قبضہ و اختیار میں ہے

خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے

نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ عَلٰۤى اَنْ نُّبَدِّلَ اَمْثَالَكُمْ وَنُنْشِئَكُمْ فِيْ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ

(زتیب نمبر ۶۱ - ۶۲)

ہم نے ہی تمہارے اندر موت کا سلسلہ جاری کیا۔ ایک نسل مرتی ہے تو ہم دوسری کو اس کی جگہ کھڑا کر دیتے ہیں۔ اگر خدا خلق پر قادر نہ ہوتا تو موت وارد کرنے سے ڈرتا۔ مگر یہاں تو دونوں طرف کا سلسلہ برابر جاری ہے۔ ایک طرف موت فوت ہے دوسری طرف نئی نسل پیدا ہوتی جا رہی ہے —— اسی مشاہدہ اور حقیقت پر غور کرو۔ !!

آج دنیا موت پر کنٹرول کر لینا چاہتی ہے۔ جو شخص اس دنیا میں آیا نہیں چاہتا کہ اس جہاں سے رخصت ہو مگر قدرت کے ہاتھوں قطعی مجبور ہے کسی شاعر نے ان کی اسی بے بسی کو نظم کر کے کیا خوب کہا ہے ؎

لائی حیات آئے قضا لے چلی چلے
اپنی خوشی نہ آئے نہ اپنی خوشی چلے

موت سے چھٹکارا پانے کیلئے انسان نے بہت ہاتھ پاؤں مارے بڑا جتن کیا مگر کامیاب نہ ہو سکا۔ مصری بادشاہوں نے ایسے مسالے تیار کرائے جوان کی لاشوں کو مدتوں خراب ہونے سے بچالیں۔ ان کے لئے ایسی پختہ اور محفوظ قبریں بنائیں جو اس وقت اہرام مصر کے نام سے مشہور ہیں۔ اور دنیا کی سات قابل دید اشیاء میں سے ہیں۔ یہ اور اسی طرح کی دوسری کوششیں ان کی طرف سے ہمیشہ ہمیش زندہ رہنے کی آرزو کا عملی ثبوت ہے۔ مگر خدا کہتا ہے کہ نہیں! موت پر ہمارا اختیار ہے نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوقِيْنَ ہم نے سب کے لئے موت کو مقدر کر دیا ہے ہر ذی حیات نے ضرور مرنا ہے اس نے موت کا پیالہ ضرور پینا ہے کوئی بھی اس سے باہر نہیں رہ سکتا ؎

اے عزیزو سوچ کر دیکھو ذرا
موت سے بچتا کوئی دیکھا بھلا
یہ تو رہنے کا نہیں پیارو مکاں
چل بسے سب انبیاء و راستاں
ہاں نہیں پاتا کوئی اس سے نجات
یونہی باتیں ہیں بنائیں واہیات

بڑے جابر۔ ذی سطوت۔ با اختیار بادشاہ ہر قسم کے دانا طبیب اور ماہر ڈاکٹر۔ ہر قسم کے علاج معالجے کے وسائل اختیار کرنے۔ جملہ تدابیر عمل میں لانے کے باوجود موت کا وقت جب آن پہنچتا ہے اس کے سامنے چھوٹا بڑا قوی اور جبر سب بے بس اور لاچار محض ہوتے ہیں بھائیو! یہ بے بسی اور بے چارگی کیسی؟ کس نے ان سب کو بے بس و لاچار کر دیا؟ —— خدا نے ہی۔ ہاں قادر و توانا خدا نے ——!!

انسان پر اسی بے چارگی، عجز اور بے بسی کی حقیقت کھولتے ہوئے قرآن کریم اوپر کی آیات سے کچھ آگے چل کر فرماتا ہے

فَلَوْلَا إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ وَأَنْتُمْ حِينَئِذٍ تَنْظُرُونَ ۔ وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلٰكِنْ لَا تُبْصِرُونَ ۔ فَلَوْلَا إِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ مَدِينِينَ تَرْجِعُونَهَا إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ

بتاؤ اگر تم قدرت کے ہاتھوں بے بس اور لاچار نہیں ہو تو اس روح کو جو جسم خاکی کو چھوڑ کر جا رہی ہوتی ہے واپس لے آؤ —— بھائیو! کس قدر نازک ہے حالت انسان کی۔ باپ کے سامنے بیٹا۔ بیٹے کے سامنے باپ۔ ماں کے سامنے اولاد۔ بہن کے سامنے بھائی مرتے ہیں اور مرتے چلے جاتے ہیں۔ مگر کوئی نہیں جو موت پر قدغن لگا سکے۔ یا اس کی مضبوط گرفت سے اپنے تئیں بچا سکے! یہ ہے قادر و توانا کی قدرت!! یہ ہیں قادر خدا کی قدرتیں، جو اپنی قدرت و جبروت کے ساتھ اپنی ہستی کا ثبوت دیتا ہے ؎

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت
اس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے
جس بات کو کہے کہ کروں گا میں یہ ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

—— ۲ ——

اب سنیئے خدا کی ہستی پر دوسرے رنگ کا ثبوت۔ قرآن فرماتا ہے

تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۔ الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ۔ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْغَفُورُ ۔ الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ طِبَاقًا ۔ مَا تَرَىٰ فِي خَلْقِ الرَّحْمَٰنِ مِنْ تَفَاوُتٍ ۔ فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرَىٰ مِنْ فُطُورٍ ۔ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ إِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَهُوَ حَسِيرٌ (الملک ۱-۵)

یعنی تمام بادشاہت اللہ کے ہاتھ میں ہے اور اسے تمام قدرتیں حاصل ہیں۔ اس کے آگے کوئی چیز انہونی نہیں۔ وہی خدا ہے جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا ہے اور آج بھی زندگی اور موت کے سلسلہ کو جاری رکھے ہوئے ہے۔ تا ہمیشہ ظاہر کرتا رہے کہ تم میں سے کون اچھے عمل بجا لاتا ہے۔ وہ غالب اور غفور خدا ہے۔ وہی ہے جس نے سات آسمانوں کے نظام کو کامل مطابقت سے پیدا کیا ہے۔ تم خدائے رحمٰن کی ساری مخلوقات میں کہیں خلل، خرابی یا عدم نظام نہیں پا سکتے۔ اس میں کسی قسم کا تفاوت کبھی نہیں۔ ہر چیز اپنی جگہ پر نہایت موزونیت سے لگی ہوئی ہے اے انسان تو کائنات پر غور و فکر کی نظر دوڑا۔ اور بار بار ایسا کرنے پر بھی تجھے کسی جگہ شکایت یا خرابی نظر نہیں آئے گی بلکہ تم جتنی دفعہ اسی پہلو سے نقص نکالنے کے لئے غور کرو گے تمہیں ہر مرتبہ مایوس ہونا پڑے گا۔ اور تم اللہ تعالیٰ کی مصنوعات میں کہیں بے ترتیبی اور عدم نظام نہیں پا سکو گے۔

کائنات عالم میں جو ابلغ نظام جاری ہے۔ ایک چیز دوسری کے ساتھ جس طرح گہرا ارتباط رکھتی ہے اس سارے سلسلے کو اس آیت کریمہ میں خدا کی ہستی پر زبردست ثبوت کے طور پر پیش کیا گیا ہے

یہ دلیل اور ثبوت کوئی معمولی چیز نہیں بلکہ یہی وہ پوائنٹ ہے جس کے سامنے سائنس دانوں کو بھی سر تسلیم خم کرنا پڑا ہے۔ ڈاکٹر اے کریسی موریسن جو نیویارک اکیڈیمی آف سائینس کے صدر رہ چکے ہیں کا ایک مضمون بعنوان

"ہستی باری تعالیٰ پر سات دلائل"

امریکی رسالہ ریڈرز ڈائجسٹ بابت اکتوبر ۱۹۶۰ء میں شائع ہوا

اسی پوائنٹ کو نقطۂ مرکزی قرار دیتے ہوئے ڈاکٹر کریسی نے کائنات عالم کا بعض پہلوؤں سے پر لطف جائزہ لیا ہے مضمون کے چند اقتباس پیش کرتا ہوں۔ ڈاکٹر کریسی لکھتے ہیں:-

"ایک حتمی اور غیر متبدل اصول ریاضیات کے ذریعہ یہ ثابت کیا جا سکتا ہے کہ وجود کائنات اور اس کا نظم و انتظام کوئی اتفاقی حادثہ نہیں بلکہ اس کا منصوبہ اور تخلیق ایک عظیم تعمیری خرد کی صنعت گری کا نمونہ ہے۔ مثال کے طور پر دس سکے لو اور ان پر ایک سے دس تک نمبر ڈالو۔ پھر انہیں اپنی جیب یا کسی تھیلی میں ڈال کر اچھی طرح ہلاؤ۔ اور پھر دیکھو کوشش کرو کہ سارے سکے سلسلہ وار نکلتے چلے آویں۔ ہر بار صرف ایک سکہ نکالو اور نمبر دیکھ کر پھر تھیلی میں ڈال کر ہلاتے جاؤ۔ ریاضی کا اصول اور کوششوں کا تجربہ تمہیں بتا دے گا کہ سکے کو نمبروار نکالنے میں اوسطاً کم از کم دس کوششیں درکار ہوں گی اور نمبر ایک اور دو دونوں کو یکے بعد دیگرے نکالنے میں کوششوں کا اوسط اسی تناسب سے بڑھتا جائے گا۔ اور نمبر ایک سے لے کر نمبر دس تک کے سکوں کو صحیح سلسلہ وار نکالنے کا سو کروڑ کوششوں میں ایک بار موقعہ آ سکے گا۔ اب اسی طریق اور دلیل کو نظم و ضبط کائنات پر منطبق کرو تو معلوم ہوگا کہ استقرار حیات کے لئے اتنی گوناگوں اور بے شمار شرائط کی ٹھیک اور صحیح تناسب کے ساتھ ہمسائی اور موجودگی درکار ہے جس کا سرانجام دینا کسی اضطراری یا اتفاقی حادثہ میں ممکن نہیں۔

مثال کے طور پر کرۂ ارض ہی کو لے لو۔ جو اپنے محور پر ایک ہزار میل فی گھنٹہ کی رفتار سے گھومتا ہے۔ جانتے ہو کہ کیا ہو جاتا اگر یہ رفتار بجائے ایک ہزار کے صرف ایک سو میل فی گھنٹہ ہوتی؟ —— ہمارے دن اور ہماری راتیں جواب قریب قریب اکثر قطعات ارضی میں برابر اور بارہ گھنٹہ کی ہیں دس گنا لمبے ہو جاتے۔ اس طویل عرصہ میں تپتے ہوئے سورج کی تمازت ساری نباتات کو جھلس کر رکھ دیتی —— اگر کوئی کونپل یا کونپل کسی وجہ سے بچ بھی جاتی تو طویل سرد راتیں ہی جاڑے سے اکڑ کر منجمد اور تلف ہو جاتی ——!!

اسی طرح سورج کی کیفیت پر جو سارے حیات کا سرچشمہ ہے غور کرو —— حساب لگایا گیا ہے کہ اس کی سطح پر حرارت کی مقدار بارہ ہزار ڈگری فارن ہیٹ ہوتی ہے۔ یہ کرۂ ارض جس پر ہم رہتے بستے ہیں سورج سے ٹھیک اتنی دوری پر رکھا گیا ہے کہ اس کی نار دائمی ہمیں صرف اس قدر ہی گرمی پہنچاتی ہے جو حیات کیلئے ضروری اور کافی ہے ——

اب اگر سورج اپنی نصف حرارت زائل کر دے تو ہم منجمد ہو کر رہ جائیں اور اگر اس حرارت میں بقدر نصف اور اضافہ ہو جائے تو ہم جل بھن کر کباب ہو جائیں ——!!

یہ تو سب کو معلوم ہی ہے کہ کرۂ ارض کے محور کا جھکاؤ ۲۳ ڈگری ہے اسی کی وجہ سے مختلف موسم وجود میں آتے ہیں۔ اگر وہ ٹھیک اسی طرح اور اسی زاویہ پر جھکا ہوا نہ ہوتا تو سمندروں کے بخارات شمال سے جنوب کی جانب پھیلتے جاتے۔ اور سارے براعظم برف کے تودوں میں دب کر رہ جاتے ——!

(باقی آئندہ)

سلامتی کا شہزادہ نبی آنحضرت صلعم ہیں نہ کہ مسیح ناصری

از محترم مولانا محمد ابراہیم صاحب فاضل قادیانی نائب ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

بائیبل میں حضرت مسیح ناصری کی آمد اول کے متعلق بعض پیشگوئیاں موجود تھیں۔ ان کے مطابق حضرت مسیح ناصری آ گئے۔ اور وہ پیشگوئیاں ان کے ذریعہ سے پوری ہو گئیں ایسا ہی بائیبل میں حضرت بانیٔ اسلام علیہ السلام کے متعلق بہت سی پیشگوئیاں موجود ہیں جو آنحضرت صلعم کے آنے سے پوری ہو گئیں ان پیشگوئیوں میں آپ کی بہت سی علامات و امتیازات موجود ہیں جن کے ذریعہ سے یہود و نصاریٰ آپ کو پہچان سکتے ہیں۔ ان پیشگوئیوں میں ایک پیشگوئی حضرت یسعیاہ نبی کی وہ ہے جسے ہم ۹ جنوری ۱۹۶۹ء والے بدر کے پرچہ میں نقل کر کے آپ کی صداقت واضح کر چکے ہیں۔ عیسائی بھائی اس کا مصداق حضرت مسیح ناصری کو زبردستی بتایا کرتے ہیں۔ مگر بتائی ہوئی علامات حضرت مسیح ناصری میں موجود نہیں۔ نہ بقول مسیحی حضرات ان کی جان سلامت رہی نہ ان کا مرکز۔ یروشلم تاخت و تاراج ہونے سے بچ سکا اور نہ ان کی تعلیم محفوظ رہی۔ برخلاف اس کے آنحضرت صلعم کی یہ تینوں چیزیں پیشگوئی کر کے محفوظ رہیں۔ حضرت مسیح علیہ السلام نے کبھی اس پیشگوئی کو اپنے اوپر چسپاں نہیں کیا نہ اپنے آپ کو کبھی اس کا مصداق ٹھہرایا۔ ہاں حضرت بانیٔ اسلام علیہ السلام نے ان تینوں چیزوں کی سلامتی کی پیشگوئی کر کے اپنے آپ کو اس کا مصداق ٹھہرایا اور ان پیشگوئیوں نے پورا ہو کر آپ کو اس کا مصداق ثابت کر دیا۔

حضرت بانیٔ اسلام علیہ السلام نے جو مذہب پیش کیا ہے اس کا نام ہی اسلام ہے۔ اسلام سلامتی سے نکلا ہے۔ یعنی اس کے ذریعہ سے ہر ایک کو سلامتی حاصل ہوتی ہے۔ اس کے ماننے والا مسلم کہلاتا ہے۔ مسلم نہ صرف اپنے لئے بلکہ سب کے لئے سلامتی چاہتا ہے اور سلامتی کی فضا پیدا کرتا ہے۔ پھر اسلام نے سلامتی کی طرف دعوت دیتے ہوئے فرمایا اُدخلوا فی السلم کافۃ کہ لوگو! آؤ۔ سب سلامتی میں داخل ہو جاؤ۔ اس نے اپنا نشان سلامتی ہی کو قرار دیا ہے اور دین کے اظہار کے لئے اس نے السلام علیکم کی دعا جاری کی ہے۔ اسلام نے ایک عالمگیر سلامتی کے معاشرہ کی بنیاد ڈالی ہے اور اپنی دعوت کو عام کرتے ہوئے سب اقوام کے پیشوایان پر ایمان لانا اور ان کی عصمت کا قائل ہونا اور ان کا پورا پورا احترام سکھلایا ہے۔ اور یوں ایسے سلامتی والے عالمگیر معاشرہ کو جنم دیا ہے کہ کوئی مذہب ویسا معاشرہ قائم نہیں کر سکا۔ یہ امن و سلامتی محبت اور اخوت کا بے مثال معاشرہ ہے۔

اس کے مقابلہ میں حضرت مسیح کو نہ جان کی سلامتی ملی نہ مرکز یروشلم کی سلامتی نصیب ہوئی۔ نہ ان کی تعلیم سلامت رہی۔ جب خود ان کو سلامتی حاصل نہ تھی تو وہ دنیا کو کس طرح سلامتی عطا کر سکتے تھے۔ انہوں نے کبھی بھی سلامتی کی دعوت دنیا کو نہیں دی۔ ان کا مشن تو صرف بنی اسرائیل کے لئے تھا نہ کہ باقی دنیا کے لئے بھی۔ انہوں نے باقی دنیا کی طرف اپنی بعثت سے انکار کیا ہے انہوں نے اپنے شاگردوں کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا

"غیر قوموں کی طرف نہ جانا اور سامریوں کے کسی شہر میں داخل نہ ہونا۔ بلکہ اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے پاس جانا" (متی ۱۰: ۵-۶)

انہوں نے غیر قوموں کو محروم رکھتے ہوئے ایک غیر قوم کی عورت کی درخواست پر جواب دیا:-

"میں اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا۔"

نیز فرمایا:-

"لڑکوں کی روٹی لے کر کتوں کو ڈال دینا اچھا نہیں"

(متی ۱۵: ۲۴-۲۵)

جب مسیح ناصری نے غیر اقوام کو ہدایت دینے کی بجائے کتے قرار دے کر محروم دکھا تو اب عیسائی بھائیوں کا اس حقیقت کو مٹانے کے لئے بلا ثبوت یہ کہنا کہ مسیح دنیا کے لئے سلامتی کا شہزادہ ہے ان کو کچھ بھی فائدہ نہیں دے سکتا۔ نہ غیر اقوام ان سے حقیقتاً کچھ فائدہ اٹھا سکتی ہیں

ہمارے ایک عیسائی بھائی نے میرا مضمون پڑھ کر مجھے لکھا ہے کہ یسعیاہ نبی کی پیشگوئی کی مخاطب اسرائیلی قوم ہے لہٰذا اس کا مصداق کوئی اسرائیلی ہی ہو سکتا ہے نہ کہ کوئی اسماعیلی یا عربی۔ اس کا مصداق حضرت مسیح ناصری ہیں۔ مگر اس دوست نے حضرت مسیح میں ان باتوں کو ثابت کر کے نہیں دکھایا اور بلا دلیل ایسا لکھ دیا ہے۔ اور ہمارے دلائل کو چھوا تک نہیں۔ ان کو چاہیئے تھا کہ وہ دکھاتے کہ یسعیاہ نے یہ پیشگوئی اسرائیلی مسیح ناصری کے لئے ہی کی ہے نہ کسی غیر قوم کے کسی فرد کے لئے۔ دوم وہ یہ دکھاتے کہ مسیح کی جان اور مرکز اور تعلیم محفوظ و سلامت رہی ہے۔ سوم یہ دکھاتے کہ مسیح نے کبھی غیر اقوام یا ساری دنیا کو دعوت دی ہو۔ چہارم یہ کہ انہوں نے کبھی سلامتی کی تعلیم پیش کر کے کوئی معاشرہ سلامتی پر مبنی پیش کیا ہو۔ جس میں دیگر اقوام عالم کو سلامتی پیش کر کے سلامتی کا اسے گہوارہ بنا دیا ہو اور یوں اقوام عالم میں امن و سلامتی اتحاد و محبت و اخوت پیدا کر دکھائی ہو۔ جب کہ حضرت مسیح ان سب باتوں سے محروم تھے تو وہ سلامتی کا شاہزادہ کس طرح سمجھے جا سکتے ہیں۔ اور ساری دنیا کے لئے تو سلامتی بننا درکنار وہ تو اسرائیلیوں کے لئے بھی سلامتی نہ بن سکے۔ ہم ہمارے مسیحی دوست نے ان باتوں کو بھلا دیا ہے۔ جو ان کے خیال کو جڑ سے کاٹتی ہیں اور ہم ان کو کئی دفعہ بتلا چکا ہوں مثلاً خدا نے بنی اسرائیل کے انکار کلام الٰہی پر ان سے ناراض ہو کر موسیٰؑ کو فرما دیا تھا کہ میں آیندہ صاحب شریعت و کلام نبی تیرے جیسا ان میں سے نہیں بلکہ ان کے بھائیوں یعنی اسماعیلیوں اور عربوں میں سے کھڑا کروں گا۔ اور اسرائیلیوں کی بجائے نیا سلسلہ جاری کروں گا۔ انتقال نبوت دوسری قوم کی طرف ہو جائے گا۔ استثنا ۱۸: ۱۸ میں اس کی وضاحت موجود ہے خدا نے فرمایا

"میں ان کے لئے ان ہی کے بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی برپا کروں گا اور اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا"

ایسا ہی حضرت موسیٰؑ نے اپنی بعثت کے ذکر کے بعد حضرت مسیح کی بعثت کا ذکر کر کے ایک تیسرے نبی کی بعثت کی خبر دی جو مسیح کے بعد آنے والا تھا۔ چنانچہ موسیٰؑ نے فرمایا:-

۱۔ خداوند سینا سے آیا (موسیٰ کے ذریعہ سے)
۲۔ وہ شعیر سے ان پر آشکارا ہوا (مسیح کے ذریعہ سے ظاہر ہوگا۔)
۳۔ وہ کوہ فاران سے جلوہ گر ہوا اور دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ آیا۔ اس کے داہنے ہاتھ میں ان کے لئے آتشیں شریعت تھی (عربی نبی کے ذریعہ سے ظاہر ہوگا)

(استثنا ۳۳: ۲)

یہ تیسرا نبی جس پر خدا نے ظاہر ہونا تھا مسیح کے بعد آنے والا تھا۔ جیسے یوحنا کی انجیل باب ۱ آیت ۲۱ میں "وہ نبی" کہا گیا ہے اور اس کا نمبر مسیح کے بعد دوسرا بتایا گیا ہے اور ریفرنس بائیبل میں "وہ نبی" کا حوالہ استثنا $\frac{18}{18}$ والے موسیٰ کی مانند نبی پر دے کر ان کا مصداق مسیح کے بعد آنے والے کو قرار دیا گیا ہے موسیٰؑ کا ظہور کوہ سینا سے ہوا۔ مسیح کا طلوع کوہ شعیر سے ہونے والا تھا اس لئے "وہ نبی" کا ظہور کوہ فاران سے بتا کر ان میں امتیاز کر دیا گیا ہے۔ کوہ فاران مکہ کے علاقہ کا پہاڑ ہے۔

بنی اسرائیل سے خدا کی ناراضگی، اور ان کی ہلاکت اور حضرت داؤد علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق آنے والے نبی کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح ناصری نے بھی بنی اسرائیل کی نبوت سے محرومی اور انتقالِ نبوت کا ذکر کرتے ہوئے ان کو مخاطب کر کے فرمایا:-

"میں تم سے کہتا ہوں کہ خدا کی بادشاہت تم سے لے لی جائے گی۔ اور اس قوم کو جو اس کے پھل لائے دے دی جائے گی۔ اور جو اس پتھر پر گرے گا ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا۔ لیکن جس پر وہ گرے گا اسے پیس ڈالے گا"

(متی ۲۱: ۴۳-۴۴)

نیز انہوں نے فرمایا ہے کہ

"وہ روح حق اس وقت تک آ نہیں سکتا جب تک میں نہ جاؤں اور جب وہ روح حق آئے گا تم کو کامل سچائی کی تعلیم دیگا"

(ملخصاً یوحنا ۱۶: ۷، ۱۳)

اس قدر وضاحت کے باوجود عیسائی بھائی ڈھکوسلے چلاتے رہتے ہیں۔ حضرت

مسیح نے صاف فرما دیا ہے کہ وہ آنے والا نبی اسرائیل میں سے نہیں آ سکتا۔ بلکہ دوسروں میں سے آئے گا۔ اور وہ میرے علاوہ نبی ہے جو میرے جانے کے بعد آئے گا اور ان کی تعلیم کے مقابلہ میں کامل تعلیم لائے گا۔ حضرت موسےٰؑ کو خدا نے بتایا ہے کہ اس کی تعلیم آتشیں شریعت ہوگی جو تورات کے بعد آنے والی اور کوہِ فاران سے ظاہر ہونے والی تھی۔ تورات اس سے مراد نہیں ہو سکتی کیونکہ اس کا تعلق کوہِ سینا سے ہے۔ نہ کہ کوہِ فاران سے۔ حضرت مسیح نے فرمایا ہے کہ وہ تورات کو منسوخ کرنے نہیں آئے۔ اور نہ ہی ان کا تعلق کبھی کوہِ فاران سے ہوا۔ اور نہ انہوں نے آتشیں شریعت کا کبھی دعویٰ ہی کیا۔

حضرت یسعیاہ نبی نے کبھی یہ نہیں فرمایا کہ یہ تیسرا نبی جس کی انہوں نے خبر دی ہے اور اسے سلامتی کا شاہزادہ بنی قرار دیا ہے۔۔۔ وہ اسرائیلیوں میں سے آئے گا بلکہ انہوں نے اسے عربی اسماعیلی نبی قرار دیا ہے۔ لکھا ہے:۔

"عرب کی بابت پیشگوئی

اسے ددانیوں کے قافلو! تم عرب کے جنگل میں رات کاٹو گے وہ پیاسے کے پاس پانی لائے تیما کی سرزمین کے باشندے روٹی لے کر بھاگنے والے سے ملنے کو نکلے۔ کیونکہ وہ تلواروں کے سامنے سے ننگی تلوار سے اور کھینچی ہوئی کمان سے اور جنگ کی شدت سے بھاگے ہیں کیونکہ خداوند نے مجھے یوں فرمایا کہ مزدور کے برسوں کے مطابق ایک برس کے اندر اندر قیدار کی ساری حشمت جاتی رہے گی۔ اور تیر اندازوں کی تعداد کا بقیہ یعنی بنی قیدار کے بہادر گھٹ جائیں گے"

(یسعیاہ ۲۱: ۱۳ تا ۱۶)

اس وضاحت میں حضرت یسعیاہ نبی نے یہ بتایا ہے کہ (۱) وہ نبی عربی ہوگا (۲) اسے دشمنوں کے سامنے سے بھاگ کر ہجرت کرنی پڑے گی (۳) ہجرت کے ایک سال بعد وہ ان دشمنوں پر فتح حاصل کرے گا (۴) وہ دشمن حضرت اسماعیل کے بیٹے قیدار کی نسل یعنی عربی ہوں گے۔ (۵) ان دشمنوں کی تعداد بوجہ قتل کم ہو جائے گی (۶) اس شکست کی وجہ سے (جو باوجود کثرت کے ہو گی) سارے عرب میں ان کی ناک کٹ جائے گی۔ اور ان کی حشمت جاتی رہے گی۔

چنانچہ قیداریوں یعنی قریشیوں نے آپ کو مکہ سے نکال دیا۔ اور پھر آپؐ ایک سال بعد جنگ بدر میں ان پر غالب آگئے۔ ان کے ستر آدمی مارے گئے۔ اور ستر قید ہو گئے اور یسعیاہ نبی کی اس پیشگوئی نے ثابت کر دیا کہ سلامتی کے شاہزادہ پر دشمن غالب نہیں آ سکتے۔ مگر بقول عیسائی صاحبان وناجیل یہود مسیح پر غالب آگئے۔ اور ان کو صلیب پر مار دیا اور تورات کے فیصلہ (جسے پھانسی ملتی ہے وہ خدا کی طرف سے ملعون ہے) (استثناء ۲۱: ۲۳) کے مطابق پولوس کے نزدیک وہ "ملعون" ہیں۔ ملاحظہ ہو گلیتون ۳: ۱۳۔ اس میں لکھا ہے کہ "مسیح جو ہمارے لئے ملعون بنا"۔

غرضیکہ یہ پیشگوئی کسی اسرائیلی کے لئے ہرگز نہ تھی۔ بیشک وہ مخاطب تھے مگر اس کی وجہ یہ تھی کہ ان کو بتانا تھا کہ وہ اسے رد نہ کریں۔ بلکہ اسے مان کر فائدہ اٹھائیں۔ حضرت یسعیاہ نبی نے اس کی جو دیگر علامات بیان فرمائی ہیں وہ بھی بتاتی ہیں کہ وہ سلامتی کا شاہزادہ نبی اسرائیلی نہیں بلکہ اسماعیلی وعربی ہے۔ اور وہ حضرت بانیٔ اسلام علیہ السلام ہیں۔

خدا تعالیٰ نے حضرت یسعیاہ نبی کو فرمایا۔ وہ

۱۔ "میرا نام لے گا اور شاہزادوں کو گارے کی طرح لتاڑے گا۔ جیسے کمہار مٹی کو گوندھتا ہے۔۔۔۔۔۔۔ میں ہی یروشلم کو ایک بشارت دینے والا بخشوں گا۔۔۔۔

۲۔ دیکھو میرا خادم جس کو میں سنبھالتا ہوں میرا برگزیدہ جس سے میرا دل خوش ہے میں نے اپنی روح اس پر ڈالی

۳۔ وہ قوموں میں عدالت جاری کرے گا

۴۔ وہ نہ چلائیگا اور نہ شور کرے گا

۵۔ اور نہ بازاروں میں اس کی آواز سنائی دے گی

۶۔ وہ مسلے ہوئے سرکنڈے کو نہ توڑیگا

۷۔ اور ٹمٹماتی بتی کو نہ بجھائے گا

۸۔ وہ راستی سے عدالت کرے گا

۹۔ وہ ماندہ نہ ہوگا اور ہمت نہ ہاریگا۔ جب تک کہ عدالت کو زمین پر قائم نہ کر لے۔

۱۰۔ جزیرے اس کی شریعت کا انتظار کریں گے۔

۱۱۔ میں خداوند نے تجھے صداقت سے بلایا

۱۲۔ میں ہی تیرا ہاتھ پکڑوں گا۔ اور تیری حفاظت کروں گا۔

۱۳۔ اور لوگوں کے عہد اور قوموں کے نور کے لئے تجھے دوں گا کہ تو اندھوں کی آنکھیں کھولے اور اسیروں کو قید سے نکالے اور ان کو جو اندھیروں میں بیٹھے ہیں قید خانہ سے چھڑائے۔

۱۴۔ یہوواہ میں ہوں۔ یہی میرا نام ہے میں اپنا جلال کسی دوسرے کے لئے اور اپنی حمد کھودی ہوئی مورتوں کے لئے روا نہ رکھوں گا۔

دیکھو پرانی باتیں پوری ہو گئیں اور میں نئی باتیں بتاتا ہوں۔ اس سے پیشتر کہ واقع ہوں میں تم سے بیان کرتا ہوں

۱۵۔ اے سمندر پر گزرنے والو اور اس میں بسنے والو! اے جزیرو اور ان کے باشندو! خداوند کے لئے نیا گیت گاؤ۔ زمین پر سرتاسر اسی کی ستائش کرو۔

۱۶۔ بیابان اور اس کی بستیاں قیدار کے آباد گاؤں اپنی آواز بلند کریں

۱۷۔ سلع کے بسنے والے گیت گائیں۔ پہاڑوں کی چوٹیوں پر سے للکاریں۔ وہ خداوند کا جلال ظاہر کریں اور جزیروں میں اس کی ثناخوانی کریں۔

۱۸۔ خداوند بہادر کی مانند نکلے گا۔ وہ جنگی مرد کی مانند اپنی غیرت دکھائے گا۔ وہ نعرہ مارے گا۔ ہاں وہ للکارے گا۔

۱۹۔ وہ اپنے دشمنوں پر غالب آئے گا۔

۲۰۔ جو کھودی ہوئی مورتوں پر بھروسہ کرتے اور ڈھالے ہوئے بتوں سے کہتے ہیں تم ہمارے معبود ہو وہ پیچھے ہٹیں گے اور بہت شرمندہ ہوں گے۔

(کتاب یسعیاہ نبی باب ۴۲)

ان علامات وامتیازات نے بتا دیا کہ سلامتی کا شاہزادہ کون ہے۔ حضرت مسیحؑ یا آنحضرت صلعم بانیٔ اسلام علیہ السلام۔ ان میں سے کوئی بات بھی حضرت مسیحؑ میں نہ پائی جاتی تھی اور ساری کی ساری باتیں آنحضرت صلعم کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں۔ آپ نے مختلف قوموں میں عدالت جاری کی۔ بازاروں میں شور نہ کیا جو کہ ایک غیر مہذبانہ فعل ہے کمزوروں کو نہ گرایا۔ اور راہبوں کو امان دی ان کی بتی نہ بجھائی۔ عدالت راستی سے کی۔ اور اسے وفات سے قبل زمین پر قائم کر دیا۔ نئی شریعت پیش کی۔ اور صداقت کا اجرا کیا۔ خدا نے آپؐ کا ہاتھ پکڑا۔ اور دشمنوں سے حفاظت کر کے دکھا دی آپؐ کے ذریعہ اسیروں اور کمزوروں اور مظلوموں کو آزادی ملی۔ نیا گیت پیش کیا۔ صرف خدا کی حمد وستائش قائم کی۔ قیداریوں کو اٹھایا۔ اور ان کی آواز بلند کی۔ سلع مدینے کے پہاڑ والوں کو وہ گیت جا کر سنایا۔ آپؐ دشمنوں کے مقابلہ پر بہادر بن کر نکلے۔ جنگی مرد بن کر مقابلہ پر آئے۔ اور ان کو للکارا۔ اور نعرہ مارا۔ آخر آپ اپنے دشمنوں پر غالب آگئے۔ اس قدر علامات کا آپؐ کے وجود میں جمع ہو جانا اور حضرت مسیح ناصری کا ان سے محروم رہنا الم نشرح ہے۔ استثناء ۳۳: ۲ کے مطابق حضرت مسیحؑ کے بعد آنے والے کی علامت یہ بتائی گئی ہے کہ اس کے ساتھ دس ہزار قدوسی (بعد ہجرت) آئیں گے۔ عیسائی بھائیوں نے اس علامت کو غائب کر دیا ہے۔ اور اس کی بجائے لکھ دیا ہے کہ وہ لاکھوں میں سے آیا۔ حالانکہ یہ علامت نہیں۔ نبی لاکھوں میں سے ہی آیا کرتا ہے دس ہزار والی علامت چونکہ نبی عربی میں پائی گئی۔ آپ نے دس ہزار شرک سے پاک موحدوں کے ساتھ مکہ فتح کیا اور قیداریوں پر غالب آئے۔ اس لئے عیسائی بھائیوں نے اس علامت کو اڑا دیا۔ تاکہ لوگ اسے پہچان نہ سکیں۔ اور حقیقت ان پر مخفی رہے۔

بعض عیسائی بھائی اس جگہ یروشلم کا لفظ دیکھ کر کہا کرتے ہیں کہ یہ نبی یروشلم میں آنے والا تھا۔ مگر وہ تو مسیح کو نبی کی بجائے خدا قرار دیتے ہیں۔ وہ کس طرح اس کے مصداق ہو سکتے ہیں۔ دوم لکھا ہے کہ یروشلم کو بشارت دینے والا بخشا جائیگا بشارت دینے والا ہونا بھی آنحضرت صلعم کا دعوےٰ ہے۔ اور پھر یروشلم پر آپ کا دین غالب آگیا۔ اگر کسی عیسائی بھائی کو یہ بات منظور نہ ہو تو ان کی تسلی کیلئے ہم یہ جواب بھی دے سکتے ہیں کہ اس جگہ پرانی یروشلم مراد نہیں کیونکہ حضرت مسیح ناصری نے پرانی یروشلم سے اپنا تعلق قطع کر کے بتا دیا کہ اس جگہ یروشلم سے کوئی اور یروشلم مراد ہے۔ فرمایا "اے یروشلم۔ اے یروشلم تو جو نبیوں کو قتل کرتی ہے کتنی ہی بار میں نے چاہا کہ جس طرح مرغی اپنے بچوں کو پروں تلے جمع کر لیتی ہے۔ اسی طرح میں بھی تیرے بچوں کو جمع کر لوں۔ مگر تم نے نہ چاہا! دیکھو تمہارا گھر تمہارے ہی لئے چھوڑا جاتا ہے۔" (لوقا ۱۳: ۳۴ تا ۳۵)

نیز مذکورہ یروشلم کے متعلق بتایا گیا ہے کہ وہ اپنے لڑکوں سمیت غلامی میں ہے مگر عالم بالا کی یروشلم آزاد ہے اور وہی ہماری ماں ہے (گلیتون ۴: ۲۵-۲۶) اس میں مکہ کی طرف اشارہ ہے۔

نیز انہوں نے ایک نئے یروشلم کی بھی بشارت دی ہے۔ ان کو بتایا گیا کہ وہ آسمان سے نازل ہوگا۔ چنانچہ ان کے (مکاشفہ ۲۱: ۲) میں ہے کہ "پھر میں نے شہر مقدس نئے یروشلم کو آسمان پر سے خدا کے پاس سے اترتے دیکھا" غرضیکہ حضرت مسیح کا مذکورہ پیشگوئیوں سے کچھ بھی تعلق نہیں

(باقی صفحہ ۱ پر)

دارالہجرت ربوہ میں جماعت احمدیہ کا ۷۷واں للّٰہی جلسہ سالانہ

بقیہ صفحہ اوّل

غیر معمولی سعادت نصیب ہوئی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز سے قبل سورہ نحل کی آیت وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً وَبُشْرَىٰ لِلْمُسْلِمِينَ کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ قرآن کریم نیکی اور تقوےٰ کی سب راہوں اور ہدایت پر چلنے کے تمام اصولوں کو واضح کرتے ہوئے ان کی طرف کامل رہنمائی کرتا ہے۔ حضور نے فرمایا قرآن کریم نے یہ سب کچھ بیان کرینگے بعد مومنوں کو ایک عظیم الشان بشارت دی ہے۔ میں یہ عظیم الشان بشارت دوستوں تک اس دعا کے ساتھ پہنچاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو بشارتیں دی ہیں وہ قرآنی تعلیم اور ہدایتوں پر کما حقہٗ عمل پیرا ہونے کے نتیجہ میں ہمیشہ ہی ہمارے حق میں پوری ہوتی رہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا تذکرۂ جمیل

۲۷ فتح کو بعد نماز جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے جلسہ سالانہ کے اجلاس میں ایک نہایت ہی ایمان افروز تقریر ارشاد فرمائی جو دو گھنٹہ سے زائد عرصہ تک جاری رہی۔ تقریر کے آغاز میں حضور نے فرمایا کہ مامور کا زمانہ دراصل عید کا زمانہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے مامور پر ایمان لانے والوں کو اپنی غیر معمولی نصرتوں اور تائیدات سے نواز کر ان کے لئے عید کی خوشیوں کے سامان پیدا کرتا چلا جاتا ہے۔ حضور نے یہ واضح فرمایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے نتیجہ میں مسلمانوں کے لئے دائمی عید مقدر ہو چکی ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے نتیجہ میں اس دائمی عید کی ایک نئے رنگ میں اب پھر تجدید ہوئی ہے۔ اور خدا تعالیٰ آپ کی قائم کردہ جماعت کو مشکلات و مصائب اور نامساعد حالات کے باوجود عید کی خوشیاں دکھاتا چلا جا رہا ہے۔ اس کے ثبوت میں حضور نے اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی تائید اور نصرت کے نہایت ایمان افروز واقعات بیان فرما کر غلبۂ اسلام کی جدوجہد میں حاصل ہونے والی بعض نئی کامیابیوں پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔

علوم و معارف کا بیش بہا خزانہ

اس سے اگلے روز یعنی جلسہ سالانہ کے اختتامی اجلاس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک نہایت ہی اہم علمی موضوع پر نہایت درجہ روح پرور اور بصیرت افروز تقریر فرمائی جو مسلسل اڑہائی گھنٹہ تک جاری رہی۔ اس تقریر میں حضور نے سورۃ النجم کی آیات

وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۝ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ ۝ عَلَّمَهُ شَدِيدُ الْقُوَىٰ ۝ ذُو مِرَّةٍ فَاسْتَوَىٰ ۝ وَهُوَ بِالْأُفُقِ الْأَعْلَىٰ ۝ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلَّىٰ ۝ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ ۝ فَأَوْحَىٰ إِلَىٰ عَبْدِهِ مَا أَوْحَىٰ

کی نہایت ہی پُر معارف و لطیف تفسیر بیان فرمائی جس کے دوران حضور نے کائنات کی پیدائش، اس کے نہایت درجہ ابلغ نظام اور اس کے مقصد کو واضح فرما کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ، ائمہ سلف کی تحریرات، انبیاء سابقہ کی دی ہوئی شہادات اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پُر معارف حوالہ جات کی رُو سے حقیقت محمدیہ پر نئے اور اچھوتے انداز میں روشنی ڈالی۔ حضور نے بڑے ہی حکیمانہ انداز میں واضح فرمایا کہ عالمین کی پیدائش کی وجہ اور اس کی علتِ غائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجودِ باجود ہے اسی لئے آپ ہی اشرف المخلوقات، نبیوں کے سردار اور خاتم النبیین ہیں اور اس وقت سے ہیں جب کہ ابھی نہ کائنات بنی تھی اور نہ آدم علیہ السلام وجود میں آئے تھے۔ جتنے بھی نبی دنیا میں مبعوث ہوئے وہ سب کے سب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود باجود سے فیض یافتہ تھے۔ حضور نے فرمایا یہ کائنات اگر معرض وجود میں آئی تو محض اور محض اس لئے کہ عالم قضاء و قدر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا وجود باجود پہلے سے موجود تھا۔ اسی لئے آپ کا وجود عالم موجودات پر ازل سے مؤثر ہے اور تا قیامت رہے گا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حقیقت محمدیہ کے اس اظہار کے بارہ میں پیدا ہونے والے بعض اشکال اور الجھنوں کا تجزیہ کر کے انہیں بھی بڑے حسین پیرایہ میں حل کیا اور اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے انسانی فہم و ادراک کے بالا مقام اور انتہائی ارفع و اعلیٰ شان کو واضح کر کے بڑی عمدگی کے ساتھ حقیقتِ محمدیہ کو ذہن نشین کرایا۔

دیگر اجلاسوں کی تفصیل

جلسہ سالانہ کے تین دنوں میں امسال بھی حسب پروگرام مجموعی طور پر چھ اجلاس منعقد ہوئے ۲۷ اور ۲۸ فتح (دسمبر) کے ان دو اجلاسوں کے علاوہ جن میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت سے خطاب فرمایا۔ باقی چار اجلاسوں میں علی الترتیب محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید، محترم مرزا عبدالحق صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ سابق صوبہ پنجاب و بہاولپور۔ محترم شیخ بشیر احمد صاحب سابق جج ہائیکورٹ لاہور اور محترم جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع لائلپور نے صدارت کے فرائض سرانجام دیئے

علماء سلسلہ کی پُر مغز تقاریر

ان اجلاسوں میں علماء سلسلہ اور بعض دیگر نامور ذی علم اصحاب نے اہم علمی، دینی اور تربیتی موضوعات پر ایمان افروز لیکچر دئے۔ چنانچہ محترم پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب ایم اے نے "سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم (مکی دور)" کے موضوع پر مکرم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع لائلپور نے سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موضوع پر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے خلافت راشدہ اور تجدید دین" کے موضوع پر۔ محترم شیخ مبارک احمد صاحب سیکرٹری مغفل عمر فاؤنڈیشن فنڈ نے "احمدیت (اسلام کی نشأۃ ثانیہ) کے موضوع پر۔ محترم قاضی نذیر احمد صاحب لائلپوری ناظر اصلاح و ارشاد نے "نبوتِ محمدیہ کی تاثیرات" کے موضوع پر محترم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعتہائے احمدیہ سابق صوبہ پنجاب و بہاولپور نے "منکرین ہستی" باری تعالیٰ کے شکوک کا ازالہ" کے موضوع پر۔ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم ارشاد وقف جدید نے "فلسفۂ دعا" کے موضوع پر۔ محترم میر محمود احمد صاحب ناصر پرنسپل جامعہ احمدیہ نے "بلاد مغربیہ میں عیسائیوں کے جدید رجحانات" کے موضوع پر۔ محترم مولوی غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ نے "صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام از روئے قرآن کریم" کے موضوع پر محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے "مشرق بعید کے اپنے حالیہ تبلیغی دورہ" کے موضوع پر اور محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب جج انٹرنیشنل کورٹ آف جسٹس نے "اسلامی نماز اور دیگر مذاہب کی عبادات" کے موضوع پر ٹھوس اور پر مغز تقاریر فرمائیں جو احباب کے لئے بہت ازدیاد علم اور ازدیاد ایمان کا موجب ہوئیں۔

شبینہ اجلاس

جلسہ سالانہ کے ان چھ اجلاسوں کے علاوہ جو دن کے اوقات میں منعقد ہوئے۔ ۲۷ فتح کی رات کو نماز عشاء کے بعد مسجد مبارک میں زیر صدارت محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری ناظر اصلاح و ارشاد ایک خصوصی اجلاس بھی منعقد ہوا۔ اس میں تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم حیدر علی صاحب ظفر متعلم جامعہ احمدیہ نے "جماعت احمدیہ اور خدمت قرآن" کے موضوع پر۔ مکرم و محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے "بہائیت اور اسلام" کے موضوع پر اور مکرم مولوی نور محمد صاحب نسیم سیفی نے "یہودی ذہنس تحریک" کے موضوع پر تقاریر فرمائیں۔

عبادات اور ذکر الٰہی کے پُر کیف نظارے

جلسہ سالانہ کی ایک عظیم الشان برکت یہ بھی ہے کہ ان بابرکت ایام میں احباب کو باجماعت تہجد اور دیگر عبادات بجا لانے، اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرنے اور بکثرت ذکر الٰہی کرنے کے انمول مواقع میسر آتے ہیں۔ چنانچہ امسال بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے احباب کو یہ انمول مواقع حاصل ہوئے اور انہوں نے حتی المقدور ان سے خوب فائدہ اُٹھایا۔

ایثار پیشہ احمدی خواتین کا عظیم الشان کارنامہ

جلسہ سالانہ میں شرکت کی غرض سے آنے والے احباب نے جہاں عشق و فدائیت کا بے مثال نمونہ پیش کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ وہاں مقامی احباب بھی بے لوث ایثار و قربانی کا نمونہ پیش کرنے میں کسی سے پیچھے نہیں رہے خاص طور پر احمدی مستورات نے اس موقعہ پر عشق و فدائیت کے جوش میں جو کارنامہ سرانجام دیا اس کی مثال کہیں اور ملنی مشکل ہے۔ چنانچہ جہاں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں باہر سے آنے والی چھ صد مستورات نے خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مہمان ہوتے ہوئے مہمانوں کے لئے کم سے کم وقت میں زنانہ لنگرخانہ میں ہزاروں ہزار روٹیاں پکائیں وہاں ربوہ کی ایثار پیشہ خواتین نے بھی جن کی تعداد چھ صد تھی حضور کی تحریک پر مخلصانہ لبیک کہہ کر اپنے گھروں میں ہزاروں روٹیاں پکا کر جماعتی لنگرخانوں میں بھجوا دیں اور اس طرح اپنے اوقات اور مصروفیات کو سلسلہ کی خاطر قربان کر کے ثابت کر دیا کہ وہ اپنے پیارے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے عظیم تر قربانی پیش کرنے سے دریغ نہیں کرتیں۔ الحمد للہ

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ (ملخص از الفضل ۳ صلح ۱۳۴۸ ہش)

سلامتی کا شہزادہ ... بقیہ صفحہ ۸

اور نہ وہ ان کا مصداق قرار پا سکتے ہیں۔

بعض حضرات کہہ دیا کرتے ہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے حضرت موسیٰؑ کی مذکورہ استثنار ۱۸ والی پیشگوئی کا اپنے آپ کو مصداق ٹھہرایا ہے اس لئے وہی مصداق ہیں۔ ان کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ حضرت مسیح کا اشارہ استثنا ۱۸ : ۱۸ کی طرف نہیں بلکہ استثنار ۳۳ : ۲ میں مذکور شعیر والی دوسری تجلّی کی طرف ہے۔ انہوں نے تیسرے نمبر والی فاران والی تجلّی کا مصداق کبھی بھی اپنے آپ کو نہیں بتایا اور نہ ہی کبھی موسیٰ کی مانند یا "وہ نبی" ہونے کا دعوے کیا ہے۔ جس کا ذکر یوحنا ۱ میں مسیح سے متعلق پیشگوئی کے بعد ہے۔ ہاں اس کا دعوے حضرت بانی اسلام علیہ السلام نے کیا ہے

یاد رہے کہ عیسائی بھائی نبوت حضرت یوحنا (یحییٰؑ) پر ختم قرار دے کر حضرت مسیح کو خدا مانتے ہیں۔ نہ کہ نبی۔ اس لئے وہ کسی طرح بھی "وہ نبی" نہیں ہو سکتے

حضرت مسیح کو جو مکاشفہ ہوا اور اناجیل کے آخر میں یوحنا عارف کے مکاشفہ کے نام سے مشہور ہے۔ اس میں ان کو ان کے بعد دو نبیوں کے آنے کی اطلاع دی گئی ہے۔ چنانچہ لکھا ہے :-

"میں اپنے دو گواہوں کو اختیار دوں گا اور وہ ٹاٹ اوڑھے ہوئے ایک ہزار دو سو ساٹھ دن نبوت کریں گے" (مکاشفہ ۱۱ : ۳)

قرآن کریم نے اس پیشگوئی کو درست تسلیم کیا ہے اور بتایا ہے کہ مسیح کے بعد جو دو ۲ "چراغدان" آنے والے تھے ان کا آنا ضروری ہے۔ اور ان کو سورۂ نور میں نورٌ علیٰ نور ڈبل نور یعنی دو نبی تسلیم کیا ہے۔ اس سے ختمِ نبوت کی حقیقت بھی ظاہر ہوتی ہے۔ جس پر ہم پھر کسی وقت روشنی ڈالیں گے۔ اس وقت ہم صرف اسی قدر کہنا چاہتے ہیں کہ مسیح کا یہ کشف بتا رہا ہے کہ ان کے بعد دو نبی اور آنے والے تھے۔ ایک آنحضرت صلعم اور دوسرے مسیح موعود نبی اللہ۔ سو وہ دونوں آ گئے۔ مبارک ہے وہ شخص جو ان پر ایمان لا کر راستی پر قدم مار کر خدا کی طرف آتا ہے ۔

فضلِ عمر فاؤنڈیشن فنڈ کی ادائیگی کی آخری میعاد

فضلِ عمر فاؤنڈیشن فنڈ کی بابرکت تحریک کا آخری سال یعنی تیسرا سال گزر رہا ہے جس میں جملہ وعدہ جات کی سو فیصدی ادائیگی ہونی ضروری ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حالی ہی میں ارشاد فرمایا ہے کہ ماہ جون ۱۹۶۹ء ۱۳۴۸ ہش کے بعد کوئی وعدہ اور وصولی قبول نہیں کی جائے گی۔ اور فضلِ عمر فاؤنڈیشن فنڈ کی تحریک کا حساب بند کر دیا جائیگا۔

نظارت ہذا کی طرف سے جملہ بقایادار وعدہ کنندگان کو یاددہانی ارسال کی جا چکی ہے۔ ابھی وصولی میں کافی کمی ہے۔

لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ جملہ بقایادار احباب فوری توجہ فرماویں تاکہ میعادِ مقررہ کے اندر اندر اس تحریک کی سو فیصدی ادائیگی ممکن ہو سکے۔

اللہ تعالیٰ جملہ دوستوں کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ناظر بیت المال قادیان

زکوٰۃ

موجودہ مالی سال کے ۹ ماہ گزر رہے ہیں مگر اب تک جماعت کے صاحبِ نصاب دوستوں کی طرف سے بہت کم زکوٰۃ کی رقوم مرکز میں پہنچی ہیں۔ رمضان المبارک میں عمومی تحریک کے علاوہ جماعت کے صاحبِ نصاب دوستوں کے نام ادائیگی زکوٰۃ کے لئے انفرادی طور پر چٹھیات بھی ارسال کی گئی تھیں اور امید تھی کہ جلسہ سالانہ تک معقول ادائیگی ہو جائے گی۔ مگر ابھی تک اس مد میں کافی کمی ہے۔ حالانکہ دوستوں کو معلوم ہے کہ زکوٰۃ ایک شرعی فریضہ ہے اور کوئی دوسرا جماعتی چندہ اس کا قائمقام نہیں سمجھا جا سکتا۔ اور زکوٰۃ کی تمام رقوم مرکز میں آنی چاہییں۔ امید کہ صاحبِ نصاب دوست توجہ فرمائیں گے

ناظر بیت المال قادیان

نوٹ :- مندرجہ ذیل نظم مکرم غلام نبی صاحب ناظر آف باڑی پورہ کشمیر نے جلسہ سالانہ قادیان کے دوسرے روز کے شبینہ اجلاس میں پڑھ کر سامعین سے داد حاصل کی

اے احمدی!

ہو خدا کیونکر نہ تجھ پر مہرباں اے احمدی
ہے محمدؐ کی ثنا وردِ زباں اے احمدی

تجھ میں نورِ انجمِ تاباں نہاں اے احمدی
دنیائے ہستی کا بن تو آسماں اے احمدی

دینِ حق سے ہو گیا تھا دامنِ ہستی تہی
دامنِ ہستی کو دیں سے بھر دیا ہاں! اے احمدی

تو محمدؐ کی تمناؤں کے گلشن کا ہے پھول
تو ہی ہے سلمانِ فارس کا نشاں! اے احمدی

ہو مبارک تو نے پایا مہدیٔ معہود کو!
تو سلامِ پاک کا ہے پاسباں اے احمدی

شرک کی بنیاد اکھڑی نعرۂ توحید سے
گر گیا تثلیث کا اونچا مکاں اے احمدی

گالیاں سن کے دعا دے پا کے دکھ آرام دو"
صبر کا تیرے ہے ہر دم امتحاں اے احمدی

کفر کے شعلے بھڑکتے ہیں سرائے دہر میں
سب کو دے دیں کی پناہ گہ میں اماں اے احمدی

صد مبارک تو نے پایا ہے زمانے کا امام
تو ہوا ہے معرفت کا رازداں اے احمدی

زندگیٔ عارضی کو تو نے قرباں کر دیا
اور پائی ہے حیاتِ جاوداں اے احمدی

آج پھر نعروں سے تیرے' لرزہ براندام ہے
شرک کا، تثلیث کا کوہِ گراں اے احمدی

ہو گیا ہے کام پورا تیر اور شمشیر کا!
جَاھِدْھُم اب بالقلم تیر انشاں اے احمدی

تیری قوت ہو نہ پیری کی طرف مائل کبھی
ہوں تمنائیں تیری ہر دم جواں اے احمدی

ولولہ ہو جوش ہو اور تجھ میں ذوق و شوق ہو
اور ہو جذبِ دروں تجھ میں نہاں اے احمدی

وارثِ جنت ہے تو اپنے محمدؐ کے طفیل
ہے مسیحِ وقت تیرا پاسباں اے احمدی

ہمنوائے ناظرِ حق گو جو ہونا ہے تو کہہ
احمدیت زندہ باد و جاوداں اے احمدی

مالی سال کی آخری سہ ماہی

اور

احباب جماعت کا فرض

موجودہ مالی سال کے نو ماہ گذر رہے ہیں۔ اور آخری سہ ماہی عنقریب شروع ہونے والی ہے۔ جملہ سیکرٹریانِ مال کی خدمت میں آٹھ ماہ کے نسبتی بجٹ وصولی اور بقایا کی پوزیشن کے متعلق ذاتی چٹھیاں بھجواتے ہوئے انہیں وصولی کے کام کو بہتر بنانے کے لئے نظارت ہذا کی طرف سے توجہ دلائی جاچکی ہے۔ متعدد جماعتیں ایسی ہیں جن کی طرف سے ابتدائی آٹھ ماہ کی وصولی پچاس فیصدی سے بھی کم ہوئی ہے۔ اور بعض ایسی جماعتیں بھی ہیں جن کی وصولی اور بھی کم ہوئی ہے۔

لازمی چندہ جات کی بروقت ادائیگی سے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے بعض تاکیدی ارشادات دوستوں کی توجہ کے لئے درج ذیل ہیں:۔

"میں ایسے چندے کا قائل نہیں کہ وعدہ لکھوا دیا اور پھر خط وکتابت ہو رہی ہے۔ یاد دہانی کرائی جا رہی ہے۔ اخباروں میں اعلانات ہو رہے ہیں۔ اور وعدہ کرنے والا پھر بھی خاموش بیٹھا ہے۔"

نیز فرمایا:۔

"میں اُن دوستوں کو جن کے ذمہ بقایا ہے توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنے بقائے جلد ادا کریں۔ وہ مجھے یہ بات یاد نہ دلائیں کہ اس وقت مشکلات بہت زیادہ ہیں۔ یہ بات ہر شخص کو معلوم ہے۔"

حضورؓ کے ارشادات اور مرکز کی ضروریات اس بات کی متقاضی ہیں کہ جماعت احمدیہ کا ہر فرد دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے اپنے وعدۂ بیعت کو مستحضر رکھتے ہوئے اپنے مالی قربانی کے معیار کو بلند کرے۔ اور اپنی ذاتی اور خاندانی ضروریات اور مشکلات کے مقابل پر جماعتی ضروریات کو مقدم رکھتے ہوئے اپنے لازمی چندہ جات کی سو فیصدی ادائیگی کر کے اپنے ایمان اور اخلاص کا ثبوت دے۔

جملہ عہدیداران کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ خود بھی اچھا نمونہ پیش کریں اور جماعت کے جملہ احباب کو بھی مؤثر طور پر توجہ دلائیں تاکہ گذشتہ عرصہ کی کمی اور کوتاہی اور سستی کا ازالہ آئندہ تین ماہ میں ہو کر چندہ جات کی سو فیصدی وصولی ہو سکے۔

اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق بخشے اور حافظ و ناصر رہے۔ آمین

ناظر بیت المال قادیان

وعدہ جات چندہ تحریک جدید

تحریک جدید کے سنۂ مالی سال کے تین ماہ گذر رہے ہیں۔ لیکن ابھی بہت سے افراد اور اکثر جماعتوں کی طرف سے وعدہ جات موصول نہیں ہوئے۔ جبکہ ہمت کرنے والی جماعتیں اور افراد نہ صرف وعدہ جات بھجوا چکے ہیں بلکہ اکثر حصہ کی ادائیگی بھی کر چکے ہیں۔ جن سے باقی جماعتوں کو سبق حاصل کرنا چاہیئے۔ اور اب بھی ادائیگی کر کے سابقون کی فہرست میں آنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ امید ہے کہ احباب اور جماعتیں اس طرف توجہ فرما دیں گے۔

۲۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک خاص سکیم کے ماتحت دفتر دوم کے معیار شرح کو ۱۹ روپے فی کس کی اوسط سے بڑھا کر ۳۰ روپے اوسط تک کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ اور اس تعلق میں مجالس انصار اللہ پر خصوصی ذمہ داری ڈالی ہے۔ امید ہے کہ جماعتیں اس طرف بھی توجہ فرمائیں گی۔ اس سلسلہ میں صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ بھارت کی طرف سے گذشتہ دنوں اعلان بھی ہوا تھا۔

نیز حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتر سوم کی تعداد مجاہدین کو بڑھانے کی سکیم واضح طور پر پیش فرمائی ہے اور اس سلسلہ میں تفصیلی فیصلہ جات گذشتہ سالی مجلس شوریٰ کے موقعہ پر فرمائے تھے جن کی نقل جماعتوں کو بھجوائی جاچکی ہے۔ اس کے مطابق عمل کر کے دفتر سوم کو بھی زیادہ سے زیادہ مضبوط بنانے کی کوشش کر کے جملہ امور کے متعلق اپنی کارگذاری سے دفتر ہذا کو بھی مطلع کرنا ضروری ہے۔

اللہ تعالیٰ سب کے ساتھ ہو اور بہتر رنگ میں خدمت سلسلہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وکیل المال تحریک جدید قادیان

وقف جدید کا نیا سال شروع ہو چکا ہے

احباب جلد تر اپنے وعدہ جات بھجوائیں!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس سال جلسہ سالانہ ۱۳۴۷ء کے موقعہ پر وقف جدید کے بارہویں سال یعنے ۱۳۴۸ ہش (۱۹۶۹ء) کا اعلان فرما دیا ہے۔ اس لئے تمام سیکرٹریانِ وقف جدید اپنے اپنے حلقہ جات میں ہر فرد سے خواہ وہ مرد ہو، عورت ہو یا بچہ کم از کم چھ روپے فی کس کے حساب سے وعدہ جات کی فہرستیں دفتر ہذا میں ارسال فرما دیں۔ اس میں توقف نہ ہو۔ ذی حیثیت احباب اپنی اپنی مالی استطاعت کے مطابق بڑھ چڑھ کر وعدے پیش کریں۔ تا اللہ تعالیٰ غلبۂ اسلام کے سامان جلد پیدا فرما دے۔

انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

تصحیح

اخبار بدر ۲۶ر فتح (دسمبر) میں چندہ وقف جدید کی سو فیصدی یا نوے فیصدی ادائیگی کرنے والی جماعتوں کے نام بغرض دعا شائع ہوئے ہیں۔ اس میں غلطی سے مکرم بی ایم بشیر احمد صاحب کا نام درج ہو گیا ہے۔ دراصل مکرم بی۔ ایم عبدالرحیم صاحب صدر جماعت احمدیہ بنگلور اور مکرم ڈاکٹر محمد امام صاحب سیکرٹری مال اور مکرم مرزا عبدالرحمٰن بیگ صاحب سیکرٹری وقف جدید نے مکرم سید بدرالدین احمد صاحب انسپکٹر وقف جدید کے ساتھ پورا پورا تعاون فرمایا تھا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

احباب تصحیح فرمالیں۔

انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

اعلانات نکاح

عزیز مولوی جلال الدین صاحب قمر فاضل انسپکٹر بیت المال کا نکاح مبلغ دو ہزار روپے حق مہر پر عزیزہ ثریا بانو صاحبہ بنت خواجہ عبدالرزاق صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بھدرواہ (کشمیر) کے ساتھ حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے مورخہ ۱۲ ء کو بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں پڑھایا۔ احباب دعا فرمادیں کہ یہ رشتہ ہر دو خاندانوں کے لئے ہر رنگ میں بابرکت ثابت ہو اور اللہ تعالیٰ اسے باعث ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

خاکسار: (چوہدری) عبدالحق قادیانی درویش قادیان

—(۲)—

میرے پھوپھی زاد بھائی عزیزم محمد سعید صاحب قریشی سلمہ اللہ تعالیٰ کا نکاح برادر محترم محمد اکرام صاحب قریشی کی دختر نیک اختر عزیزہ رضیہ شہناز سلمہا سے حضور اقدس نے ۲۸ر دسمبر ۱۹۶۸ء کو مسجد مبارک میں پڑھایا۔

تمام بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان کی خدمت میں گذارش ہے کہ اس رشتہ کو جانبین کے واسطے بابرکت ہونے کی دعا فرمادیں۔ اور اس رشتہ کو اللہ تعالیٰ نیک ثمرات کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین۔ فقط

خاکسار: ڈاکٹر محمد عابد قریشی شاہجہانپور

درخواست دعا

مکرم ڈاکٹر محمد عارف صاحب خلف احمدی بمبئی سے تحریر فرماتے ہیں کہ خاکسار کی والدہ محترمہ بھائی صاحب اور خورشید امین صاحب میرے زیر تبلیغ ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں انشراح صدر عطا فرمائے اور قبول احمدیت کی توفیق بخشے آمین۔

منیجر بدر

اداریہ بقیہ صفحہ نمبر ۲

سے بھی سوا غیر متزلزل یقین اور ناقابلِ شکست عزم و ہمت کے جوہر دکھائیں۔ اور ماضی کے سنگِ بنیاد پر بننے والی عمارت کو جدید تقاضوں اور جدید طرز پر تعمیر کرنے میں ہمہ تن معروف ہو جائیں ؎

نیا سفر ہے نئی منزلیں نئی راہیں
نئے چراغ جلاؤ نئے سفر کے لئے

خدا کرے کہ یہ نیا سال تمام جماعت کے لئے بحیثیت مجموعی اور تمام افرادِ جماعت کے لئے انفرادی طور پر نئی ترقیات اور نئی کامرانیوں کی راہیں استوار کرنے والا ثابت ہو۔ اور جن مقاصد کو لیکر ہم نے رختِ سفر باندھا تھا، اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اُسے جلد از جلد منزلِ مقصود تک پہنچا سکیں۔ وباللہ التوفیق۔

چند پُرکیف ایّام

بات وقت کی رفتار اور اس کے تقاضوں سے شروع ہوئی تھی ـــ غور کیجئے! جلسہ سالانہ کے رُوح پرور اور بابرکت ایام جن کا ایک طویل مدت سے نہایت ہی شدت اور بے چینی کے ساتھ انتظار کیا جا رہا تھا آخر وقت کی رفتار انہیں بھی پیچھے چھوڑ گئی۔ اور اب جبکہ ہمارا یہ رُوحانی اجتماع انتہائی کامیابی و کامرانی کے ساتھ اختتام پذیر ہو چکا ہے۔ اِن ایمان افروز اور بابرکت ایام کا ایک خاکہ ہی ہے جو ذہن کے نہاں در نہاں گوشوں میں ایک اَن مِٹ یاد اور نہ ختم ہونے والے نقش کی صورت میں باقی رہ گیا ہے۔

کیا ہی خوش نصیب اور سعادتمند ہیں وہ احباب جنہوں نے اِس رُوحانی اور للّٰہی اجتماع میں شمولیت کی غرض سے اپنی بے شمار مصروفیات کو بالائے طاق رکھا۔ ہزاروں میل کی جانگداز مسافتیں طے کیں۔ سینکڑوں قسم کی صبر آزما صعوبتیں خندہ پیشانی سے برداشت کیں اور اس کی خاطر اپنی استطاعت سے بڑھتے ہوئے اخراجات کی بھی کچھ پرواہ نہ کی۔ اور یہ سب کچھ محض اس جذبہ کی تکمیل کے لئے کیا تا وہ اپنے آقا کی اس آواز پر والہانہ لبیک کہہ سکیں جو آج سے ۷۷ سال قبل اسی سرزمین سے بلند ہوئی۔ جسے آج اسلام کی نشأۃِ ثانیہ کا دائمی مرکز ہونے کا شرف حاصل ہے۔

ذہنوں میں نورِ ایمان کی قندیلیں روشن کئے اور دلوں میں عشق و فدائیت کا طوفان دبائے شمعِ احمدیت کے یہ پروانے نہ صرف ہندوستان کے دُور دراز علاقوں سے بلکہ متعدد بیرونی ممالک سے بھی ایک خطیر تعداد میں دیوانہ وار سلسلہ کے دائمی مرکز قادیان میں جمع ہوئے۔ مختلف رنگ و نسل اور مختلف علاقوں سے آنیوالے فدایانِ اسلام کا یہ سنگم چشمِ بینا کے لئے کتنا رُوح پرور اور کتنا پُرکیف تھا۔ بخدا اس کیفیت کو صفحۂ قرطاس پر بیان کرنا مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے۔ ہاں اس کیفیت کا صحیح اندازہ وہی احباب کر سکتے ہیں جنہوں نے بچشم خود اس منظر کو دیکھا اور اس میں نورِ صداقت تلاش کرنے کی جستجو کی۔

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر احباب کو ایک پاکیزہ اور رُوحانی ماحول میں چند ایام بسر کرنے کا موقعہ ملا۔ انہوں نے حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ایمان افروز پیغام اور علماء سلسلہ کی علمی، دینی اور تربیتی تقاریر سے فیض یاب ہونے کی سعادت حاصل کی۔ اپنے یہ چند گھڑی نہایت ہی بیش قیمت لمحے مقاماتِ مقدسہ میں اجتماعی اور انفرادی طور پر نمازوں، دعاؤں اور ذکرِ الٰہی کے ذریعے بہت اچھے طور پر گذارنے کا شرف پایا۔ اور بے شک اِس تمام عرصہ میں انہوں نے اپنے رگ و پے میں ایک پاک اور نیک تبدیلی محسوس کی ـــ مومن کا یہ خاصہ ہے کہ وہ ایک نیکی کے بعد دوسری نیکیوں کی طرف سبقت کرتا اور ایک فریضہ کی ادائیگی کے بعد دوسرے فرائض کی انجام دہی میں معروف ہو جاتا ہے۔ اس جہت سے کیا آپ ایک پل کیلئے بھی یہ سوچ سکتے ہیں کہ جلسہ سالانہ میں شمولیت اختیار کرنے کے بعد آپ اپنی ذمہ داریوں سے کما حقہٗ عہدہ برآ ہو گئے ہیں؟ نہیں اور ہرگز نہیں۔ بلکہ کچھ مزید ذمہ داریاں اور تقاضے آپکے ایثار پیشہ کاندھوں پر آن پڑے ہیں۔ اور جن کا پورا کرنا آپکے لئے از بس ضروری ہے۔ آیئے! اور اُن جدید تقاضوں کا طائرانہ جائزہ لیجئے۔

● ـــ اِن بابرکت اور پُرکیف ایام میں جو نیک اور پاک تبدیلی آپ نے اپنے رگ و پے میں محسوس کی، خدا کرے کہ وہ رُوح دائمی ثابت ہو۔ اور آپ تاحیات اس رُوحانی سرور اور کیف سے لطف اندوز ہوتے رہیں۔ کیا آپ بھی اس کے حصول کے لئے کوئی عملی قدم اٹھائیں گے؟ ● ـــ اس سراسر دینی اور رُوحانی اجتماع میں جو باتیں آپکے کانوں میں پڑیں، کوشش کیجئے کہ آپکا وجود ان پر عمل پیرا ہو کر مجسم نمونہ بن جائے۔ کیونکہ قول کے ساتھ جب تک عمل کی چاشنی نہ ہو تاثیر ظاہر نہیں ہوتی۔ ● ـــ اِن باتوں کو صرف اپنی ذات تک محدود نہ کیجئے، بلکہ اس کے مقدم حقدار آپ کی اولاد اور آپکے اہل خانہ ہیں۔ اسکے بعد دیگر احباب جماعت اور اپنے حلقہ اثر میں بھی اُن باتوں کو پہنچائیں تاکہ رُوحانیت کے پیاسے رُوحیں آپکے قول و فعل کی یک رنگی دیکھ کر اپنی رُوحانی تشنگی بجھا سکیں۔

● ـــ اس محدود عرصہ میں آپ نے مرکزی سرگرمیوں اور جماعتی ضروریات کا بھی یقینی طور پر جائزہ لیا ہوگا۔ مرکز اور امامِ وقت کی طرف سے جاری فرمودہ تحریکات بھی آپکے گوش گذار ہوئی ہوں گی۔ جائزہ لیجئے کہ اب تک آپنے اِن تحریکات سے متعلق کیا کارروائی کی اور آئندہ آپ ان کے بارے میں کیا قدم اُٹھائیں گے۔ اور یقین رکھئے کہ امام عالی مقام کی طرف سے جو تحریکات وقتاً فوقتاً جاری کی جاتی ہیں وہ سراسر جماعت کے لئے مفید اور وقت کی ضرورت کے عین مطابق ہوتی ہیں۔ ہر فرد جماعت کو ان تحریکات پر تن من دھن سے لبیک کہنے کے ساتھ اس خدمت و اشاعتِ دین کا مشترکہ ذمہ داری میں اپنے آپ کو شامل کر لینا ہے جو ہر احمدی پر عائد ہوتی ہے۔

● ـــ مومن کی ہر نیکی اسکی آئندہ بیشمار نیکیوں کا پیش خیمہ ہوا کرتی ہے۔ جلسہ سالانہ میں آپ کی شمولیت بھی ایک سنگِ میل کی حیثیت رکھتی ہے جو ہر آن آپ کو یہ احساس دلاتی ہے کہ آئندہ سال آپنے اس سے بڑھ کر عزم و استقلال کے جوہر دکھانے ہیں۔ اور آپنے آئندہ قدم پہلے قدم سے ہر صورت ترقی و رفعت کی طرف اٹھانا ہے۔ خدا تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم ان امیدوں کی تکمیل کریں جو ہم سے امام کے مطابق اپنا آئندہ لائحہ عمل مرتب کریں اور امر یقینی حقیقی اسلام کی ترقی و غلبہ سے متعلق ان وعدوں کو قریب سے قریب تر کھینچ لائیں جو آج سے پون صدی قبل خدائے ذوالعرش نے اپنے ایک محبوب بندے سے کئے تھے۔ آمین ثم آمین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

النور

پٹرول یا ڈیزل سے چلنے والے ٹرک یا کاروں کے

ہر قسم کے پُرزہ جات آپ کو ہماری دُکان سے مل سکتے ہیں۔ اگر آپ کو اپنے شہر یا کسی قریبی شہر سے کوئی پُرزہ نہ مل سکے تو ہم سے طلب کریں۔

پتہ نوٹ فرمالیں

آٹو ٹریڈرز ۱۶ مینگو لین کلکتہ ۱

AUTO TRADERS 16 MANGOE LANE CALCUTTA-1

تار کا پتہ "AUTOCENTRE" | فون نمبر 23-1652 / 23-5222

For all your requirements

in GUM BOOTS

- STRAIGHT HOSES
- TROLLY WHEELS
- EXTRUDED RUBBER SECTIONS
- RUBBER MOULDED GOODS
- RUBBERISED ROLLERS

AS PER CUSTOMER'S SPECIFICATION

PHONE 24-7272

GLOBE RUBBER INDUSTRIES
10, PRADHURAM SIRCAR LANE,
CALCUTTA-13